

۱۴۱۹

قُلْ اَرَادَ بِيْكُمْ اِيْمَانٌ اِنْ كَانَ مِنَ عِبَادِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ مَنْ اَصْلُ عَمَلِكُمْ

یابی تیری راہ میں ایک دوزخ ہے جس میں بھڑکی ہے تار بغض و عناد اس کے شعلہ نئی زد میں توجا ہے دیکھتے دیکھتے ہو جہل کے رماد پر نہ لا خوف دل میں تو کوئی جگہ نہ ہے ساتھ تیرے رب عباد بے دھڑک اور بے خطر اس میں کود جا اس میں کہ ہر جہ باد باد

خدمت میں کے واسطے ہو جا ساری قیدوں کو توڑ کر آزاد دشمن حق ہیں گو بہت بسیکں کام دیگی انہیں نہ کچھ تعداد کفر و انجاد کے مڈانے کو حق نے رکھی ہے تجھ میں استعداد فتح تیرے لئے مفت در ہے تیری تائید میں ہے رب عباد فسق و کفر و ضلالت بدعت تیرے ہاتھوں سے ہوگا اب برباد

احمدی اٹھ کہ وقت خدمتے باد کرتا ہے تجھ کو رب عباد شکر شکر باد کرتا ہے گدگدانی تھی دل کو جسکی باد خدمت میں ہوئی ہے تیرے شجر خدمت میں ہے تو نے شتر و سام دور کرنا ہے فرض نصرت اسلام تجھ پہ ہے فرض نصرت اسلام تجھ پہ واجب ہے دعوت ارشاد

۶۲۹ احمدی جنری

اشلحنا جاجی میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی اید اللہ تعزہ

مشر

خاکسا محمد یابین تاج کتب دیان

احمدی جنری کاٹواں سال
ایک سو پیر کی اٹھ کاپی
قیمت ۲۰

فہرست تعطیلات عدالتہائی و مائنی کورٹ پنجاب بابت سال ۱۹۲۶ء

نام بیومار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد ایام تعطیل	نام بیومار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد ایام تعطیل
نیو برکس	۱۸ جنوری	۸ مارچ	سوموار	۱	نرملہ ایکادشی	۱۲ جون	۸ مارچ	سوموار	۱
لوہڑی	۱۲ جنوری	۹ مارچ	سوموار	۱	عید الفطر	۲۳ جون	۹ مارچ	سوموار	۱
سورج گرہن	۱۲ جنوری	۹ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
مہنت پتھی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	خرم احرام	۴ مارچ	۱۵ مارچ	بدھوار	۱
شیو رتھی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
ہولی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
شب برات	۲۸ جنوری	۲۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
ایسٹرنل سٹارٹ	۲۸ جنوری	۲۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
محمود الوداع	۹ اپریل	۶ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
بیک بائیسے	۱۳ اپریل	۱۰ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
عید الفطر	۱۳ اپریل	۱۰ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
دولہ کا رتی	۲۰ اپریل	۱۷ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
انسا کرکے	۲۰ اپریل	۱۷ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
سارگودھا فیسٹ	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
پندرہ گارہا پور	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
میلو پور پادشاہی	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱

نوٹ: ہر ماہ کے آخری ہفتہ کو بھی تعطیل ہوتی ہے بشرطیکہ کام کی زیادتی نہ ہو (۲) جس مقام پر کوئی خاص یا مقامی بیومار یا میلہ ہو علاوہ تعطیلات مندرجہ بالا کے مقام پر خاص تعطیل حکام کے حکم پر (۳) فہرست تعطیلات میں عام تعطیلات پر بھی بعض مقامی تعطیلات درج نہیں ہیں (۴) تمام عدالتہائی و مائنی سٹریکٹس میں بند رہنے کی باتیں مگر پارٹی مقامات بشمول لاہور و غیر اسے مستثنیٰ ہیں یا انکو روک دینا تو ان کا دوبارہ کے لئے مسمکت سے مسمکت ہو سکتی ہے بند رہنا ہے مگر بعض اوقات حکام کی مرضی سے ان سٹریکٹس میں بھی جو جاتی ہیں ان کو اسلام کی تعطیلات سب روایت ہلال کے ایک دن آگے پیچھے ہو سکتی ہیں۔

فہرست تعطیلات عدالتہائی و مائنی ملک متحدہ انگرہ بابت سال ۱۹۲۶ء

نام بیومار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد ایام تعطیل	نام بیومار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	یوم تعطیل	تعداد ایام تعطیل
نیو برکس	۱۸ جنوری	۸ مارچ	سوموار	۱	نرملہ ایکادشی	۱۲ جون	۸ مارچ	سوموار	۱
لوہڑی	۱۲ جنوری	۹ مارچ	سوموار	۱	عید الفطر	۲۳ جون	۹ مارچ	سوموار	۱
سورج گرہن	۱۲ جنوری	۹ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
مہنت پتھی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	خرم احرام	۴ مارچ	۱۵ مارچ	بدھوار	۱
شیو رتھی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
ہولی	۱۸ جنوری	۱۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
شب برات	۲۸ جنوری	۲۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
ایسٹرنل سٹارٹ	۲۸ جنوری	۲۵ مارچ	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
محمود الوداع	۹ اپریل	۶ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
بیک بائیسے	۱۳ اپریل	۱۰ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
عید الفطر	۱۳ اپریل	۱۰ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
دولہ کا رتی	۲۰ اپریل	۱۷ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
انسا کرکے	۲۰ اپریل	۱۷ اپریل	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
سارگودھا فیسٹ	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
پندرہ گارہا پور	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱
میلو پور پادشاہی	۲۰ جون	۱۷ جون	سوموار	۱	بیک بائیسے	۳۰ جون	۱۴ مارچ	بدھوار	۱

نوٹ: ہر ماہ کے آخری ہفتہ کو بھی تعطیل ہوتی ہے بشرطیکہ کام کی زیادتی نہ ہو (۲) جس مقام پر کوئی خاص یا مقامی بیومار یا میلہ ہو علاوہ تعطیلات مندرجہ بالا کے مقام پر خاص تعطیل حکام کے حکم پر (۳) فہرست تعطیلات میں عام تعطیلات پر بھی بعض مقامی تعطیلات درج نہیں ہیں (۴) تمام عدالتہائی و مائنی سٹریکٹس میں بند رہنے کی باتیں مگر پارٹی مقامات بشمول لاہور و غیر اسے مستثنیٰ ہیں یا انکو روک دینا تو ان کا دوبارہ کے لئے مسمکت سے مسمکت ہو سکتی ہے بند رہنا ہے مگر بعض اوقات حکام کی مرضی سے ان سٹریکٹس میں بھی جو جاتی ہیں ان کو اسلام کی تعطیلات سب روایت ہلال کے ایک دن آگے پیچھے ہو سکتی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق حقیقت کا اظہار

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے پچیس سال پہلے یہ خبر پائی تھی کہ آپ کی عمر اسی سال کے قریب ہوگی۔ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ: ”یو الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چہتر اور چھیالیس سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔ اس وعدہ کے مطابق آپ چہتر سال سے چھیالیس سال تک کسی وقت بھی فوت ہونے تو پیشگوئی پوری ہو جاتی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی عمر کیا تھی۔ آپ اپنی کتاب نصرتہ الٰہی جس میں یہ پیشگوئی شائع کی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی۔ اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ یہ کتاب ستر سال کے شروع میں لکھی گئی ہے اور آپ ستر سال میں فوت ہوئے ہیں پس اس تحریر کے بعد آپ تین سال کے قریب زندہ رہے ہیں۔ اور اس حساب سے وفات کے وقت آپ کی عمر تہتر سال بنتی ہے لیکن قمری حساب سے پچہتر سال کے قریب عمر بنتی ہے۔ اسی طرح آپ امریکہ کے چھوٹے مدعی نبوت کے مقابلہ میں ستر سال میں تحریر فرماتے ہیں کہ ”میں ایک آدمی ہوں جو پیرانہ سالی تک پہنچ چکا ہوں۔ میری عمر غالباً چھیالیس سال سے بھی کچھ زیادہ ہے“ اس تحریر کے مطابق بھی آپ کی عمر وفات کے وقت بہتر سال سے کچھ اوپر بنتی ہے اور قمری حساب سے چوتہتر سال کی ہوتی ہے جو بالکل مطابق پیشگوئی کے ہے۔

یہ گواہی تو خود حضرت مسیح موعود کی ہے۔ اب ہم دوسری شہادتوں کو درج کرتے ہیں۔ مسٹر طرغیہ صاحب کے والد نے اپنے اخبار زمیندار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ایک مضمون لکھا تھا اس میں وہ لکھتے ہیں ”مرزا غلام احمد صاحب سیدہ عیسا علیہ السلام کے قریب سیالکوٹ میں حجر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۴۴ یا ۴۵ سال کی ہوگی۔ اور ہم شدید شہادت کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ یہ شہادت مسٹر طرغیہ علیان ایڈیٹر زمیندار کے والد کی ہے جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متقی اور صالح

بزرگ ہوئی چشمہ شہادت جیتے ہیں بلکہ آپ کی عمر کا بھی اندازہ بیان کرتے ہیں جسکو مد نظر رکھ کر بھی قمری حساب سے حضرت مسیح موعودؑ کی عمر پندرہ سال کی بنتی ہے۔

تیسری شہادت ہم ملک محمد بن صاحب افضل نزار ریاست بہاولپور کی پیش کرتے ہیں جو لکھتے ہیں کہ ستر سال کے حصہ اولین میں وہ دہلی میں حضرت مرزا صاحب کو ملے تھے۔ اور اس وقت انھوں نے آپ کی عمر کے متعلق سوال کیا تھا کہ کتنی ہے تو آپ نے جواب دیا تھا کہ چونتیس یا پینسٹھ سال کی عمر ہوگی۔ اس واقعہ کے ستر سال بعد آپ فوت ہوئے ہیں اور اس حساب سے آپ کی عمر اکاشی۔ بیاسی سال کی بنتی ہے۔

پھر یہی صاحب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق یوں بیان کرتے ہیں کہ: ”ست سالہ عویس بہاولپور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ستر سال کا ہوں اور ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر..... پوچھا کہ جناب صاحب آپ کے سقندر بڑے تھے تو آپ نے جواب دیا کہ میں بالکل لڑکا تھا۔ جب وہ طبع پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے۔ مجھ سے آٹھ یا نو سال بڑے ہونگے۔“ مولوی محمد حسین صاحب جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے استاذ الاستاذ تھے۔ ان کی اس شہادت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وفات کے وقت حضرت مسیح موعودؑ کی عمر اٹھتار سال کی تھی۔ یہ شہادت تو ایک معزز غیر احمدی صاحب کی بیان کردہ ہے مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے اپنے رسالہ اشاعت السنہ سے بھی اسی کی تصدیق ہوتی ہے وہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت لکھتے ہیں کہ ۳۴ برس کا تو وہ ہو چکا ہے۔ اس تحریر کے بعد آپ چودہ سال اور زندہ رہے جس حساب سے آپ کی عمر اکاشی سال کی بنتی ہے۔

مگر شاید مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے پہلے دشمن اور اپنے استاذ الاستاذ کی شہادت کو بھی قبول نہ کریں۔ اس لئے ہم ان کے سامنے خود ان کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ وہ ایک بریت مغربی۔ مسیحی ستر سالہ عویس تحریر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب ”کہہ چکے ہیں کہ میری موت عنقریب انسی سال کی عمر کے کچھ نیچے اور ہے۔ جس کے سبب زمینہ آپ غالباً غمے کر چکے ہیں۔“ مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ستر سالہ عویس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر انسی سال کے قریب ہو چکی تھی۔ پھر یہ کیا لطیفہ ہے کہ ستر سالہ عویس ایک سال کے بعد جب آپ فوت ہوئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آپ کی عمر ستر سے بھی کم ہو گئی۔

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تفسیر میں جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی ہے لکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی عمر اس وقت ستر سے متجاوز تھی اور کچھ عاشرہ صفر ۱۲۰۰ء چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب

کی اس تحریر کے نو سال بعد حضرت مسیح موعود فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہی کے بیان کے مطابق حضرت مسیح موعود کی عمر وفات کے وقت اٹاشی سال کی ہوئی جو الہام کی بتائی ہوئی عمر کے عین مطابق ہے۔
 ان تمام شہادتوں سے جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی عمر چہتر سال تھی۔ اور جبکہ پیدائش کی تاریخ محفوظ نہ ہو۔ اتنی ہی عمر کے متعلق اس قسم کا اختلاف ہو جانا کوئی تعجب انگیز امر نہیں مگر بہر حال دوست و دشمن بلکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنی شہادت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر چہتر سال یا اس سے زیادہ تھی۔ اور یہی بات الہام میں بتائی گئی تھی۔ پس یہ الہام سلسلہ کے اشد ترین دشمنوں کی شہادت سے سچا ثابت ہوا۔ اور ہر ایک اس شخص کے لئے جس نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی ٹی نہیں باندھی ہوئی۔ یہ پیش گوئی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص چالیس سال کی عمر میں علی الاعلان خدا تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھے کہ وہ اٹاشی سال کے قریب عمر پائے گا۔ اور پھر خدا تعالیٰ اسے چالیس سال کے قریب اور عمر دے۔ اور باوجود دشمنوں کی خفیہ تدبیروں کے وہ اپنے شائع کردہ الہام کے مطابق عمر پاکر فوت ہو۔

رباعیات برقتل مکہم

از زبان مبارک

عالی مقام ذوالاحترام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۱)

چھ یارح کو لیکھو نے اٹھایا لنگر | دُنیا سے کیا کوچ سوئے نار سفر
 تھی موت کے وقت اسکی یہ طرہ حالت | لب پر تھی اگر آہ! تو تن میں خنجر

(۲)

یہ آریہ کہتے ہیں کہ لیکھو ہے شہید | ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے اُمید
 تھی موت وہ ذلت کی۔ شہادت کیسی | کیا جن پہ پڑے قہر خدا۔ ہیں وہ شہید

(۳)

لیکھو سے کہا بخواجو۔ ہوا وہ پورا | کیا تم نے وہ دیکھی نہیں مرزا کی دعا
 اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے | مشہور ہے بے شرم کی ہے دُور بلا

البشارت

ماؤمی اکبر اے تمہوٹو! مسلمانو! اور عیسائیو! تمہیں
 اور آریو! بشارت ہو کہ اس زمانہ یعنی وطنیان میں
 جبکہ روحانی عالم میں بہتری پھیلی ہوئی ہے اور ظلم کی
 کوئی حد نہیں ہے۔ اور ہر شخص جداگانہ مذہب طریقہ بنا
 بیٹھا ہے اور اسی میں فلاح عقبہ اور صلاح دنیا سمجھتا
 ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو بندوں پر شفقت اور رحم کھلنے
 والا ہے۔ جمیع دنیا کی ہدایت کے لئے **جہدی اور مسیح**
 موعود اور کرشن جی ہمارا ج اور روادری گویا کو بھیجا
 ہے جو آیا اور اُس نے باور بلند ہر مذہب کو مقابلہ
 میں بلایا۔ پھر جو سامنے آیا۔ اسکو نیچا دکھایا۔ اور ہر ایک
 مخالف کو کجحت فاطمہ پامال کیا۔ اور اسلام کو باقی
 راویان پر غالب کر کے قائم و بحال کیا۔ اور ہر مذہب
 کی طرف اسلام کی دعوت دی اور ہر ایک مذہب پر
 اسلام کی سچائی ثابت کی۔
سچائی کا اظہار چونکہ اسلام کے سوا ہمارے نزدیک
 اور کوئی ایسی راہ نہیں کہ جس پر
 انسان چل کر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکے چنانچہ خدا تعالیٰ
 فرماتا ہے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ
 يُقْبَلَ مِنْهُ کہ اسلام کے سوا اگر کوئی دین اختیار کرنا
 چاہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ چونکہ ہم مسلمانو
 کا حق ہے اس لئے پہلے خطاب ہم مسلمانوں سے کریں گے
 اور پھر بعد میں دوسرے مذاہب سے۔
حالت اسلام پر فضل باری میں نے پیارے بھائیو!

ان دنوں اسلام کی حالت تم سے پوشیدہ نہیں ہے
 وہ دوسرے مذاہب کا نشانہ بنا ہوا ہے اور چاروں
 طرف سے اسپر تیر برس ہے ہیں اور تم دیکھتے نہیں کہ
 اسلام کی استعداد نازک حالت ہو گئی کہ کوئی اُسے اپنے
 دلیں جگہ نہیں دیتا۔ اور ایمان ثریا پر پہنچ گیا۔ اور ان
 نے خود اسلام کو اپنے گھروں سے رخصت کر دیا۔ او
 اپنے آپ دوسرے مذاہب میں جو اسلام کو مٹانا چاہتے
 تھے مل گئے پس ایسے اڑے وقت میں جبکہ آسمانی باقی
 کی ضرورت تھی اور آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی
 تھیں اور ہر طرف العطش العطش کی چیخ و پکار ہو
 رہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے دمشق سے عین مشرق کی طرف
 قادیان میں مسیح موعود اور جہدی مہود کو بمطابق
 حدیث بخاری شریف و صحیح مسلم و اصاصکم مینکم
 اُمت محمدیہ سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا
 پس ان چلی گئی اور صبح کی سپیدی ظاہر ہو گئی۔ اور
 اس مناد نے لوگوں کو ندا دی۔ اسی یہ ندا ہوئی نہ گئی بلکہ
 اپنا کام کر گئی اور ایک بڑی جماعت نے اسکی آواز
 پر لبیک کہا۔ معلوم ہوا۔ یہ شخص کون تھا وہی جس کا
 نام نامی حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود و جہدی
 محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے +
حقیقی مصلح میں جب ہم نے اسے اپنے دعاوی
 میں صادق اور راستہ باز پایا تو بمطابق
 فرمان نبی آخر الزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی آواز

پر لبیک کہا۔ اور ہر نیک بات میں اسکی اطاعت کرنا اور مدد کرنا اپنے اوپر واجب قرار دیا۔ اور حدیث اَلْمُسْلِمِ اَخَوُ الْمُسْلِمِ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور حدیث لَا يُوْثِرُ مِنْ اَحَدِكُمْ حَتّٰی يُجِيبَ لَا خِيَابَ مَا يُجِيبُ لِنَفْسِهِ کہ کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب کہ وہ جس بات کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ دوسرے بھائی کے لئے بھی اُسے پسند نہ کرے۔ ضروری سمجھا کہ ہم بذریعہ ہینڈ بلوں کے اپنی پسند اور اختیار کردہ چیز کو اپنے اہل وطن کے سامنے پیش کریں۔ اور اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر عند اللہ باجور ہوں اور سرخروئی حاصل کریں ۛ

دلائل حقہ اور حالات گزشتہ | پس اے ہم وطن

اس بات کو جو آپ کے سامنے بذریعہ مینڈیل پیش کیا جاتی ہے
بظرف حفات نہ دیکھنا بلکہ جس قدر آپ اس پر غور و خوض کر
سکیں کرنا کیونکہ کسی مامور من اللہ کا بغیر سوچے سمجھے انکار
کر دینا معمولی بات نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنْ
أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ أَوْ كَذَّبَ
بِآيَاتِهِ ۖ إِنَّكَ أَكْثَرُ غَافِلًا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا
دعویٰ کرتا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو اس
جیسا کوئی ظالم نہیں لیکن اگر وہ سچا ہے تو اس کے منکر
جیسا کوئی ظالم نہیں۔ پھر اسکے علاوہ قرآن مجید پر غور کرنے
سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ مامور من اللہ کا انکار انسان
کو کیسے ذلیل اور تباہ اور عذاب کا وارث بنانا ہے۔ ایس
نے ایک سجدہ سے انکار کیا وہ ملعون ہو گیا۔ اور اسی طرح
حضرت نوحؑ کے مخالفین نے آپ کا انکار کیا تو آخر نتیجہ یہ

ہوا کہ اَعْرِضُوْا اِنَّا دُخِلُوْا اِنَّا کہ ان کو غرق کیا گیا اور آگ میں جھونک دیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں فرعون اُٹھا۔ آخر کس فتن اور رسوائی سے تباہ ہوا اور آخر اَمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَمَنْتُ بِهٖ بَنُوْا اِسْرَآئِيْلَ کہنا پڑا پھر یہود نے حضرت عیسیٰ کی مخالفت کی تُو لِعَنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْلٰی لِسَانِ كَاغُوْدَ وَعِيسٰی ابْنَ مَرْيَمَ ملعون ہو گئے اور غضب الہی میں گرفتار ہوئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابو جہل اُٹھا اور مقابلہ کرنے میں کوئی وقیفہ فروگذاشت نہ کیا۔ آخر جنگ بدر میں کس فتن کی توت دولہاؤں کے ہاتھوں سے مراد اور پہلے تو سیدہ اودادی اور ابوا حکم کہلاتا تھا پھر اپنا نام ابو جہل جھوڑ گیا۔

عبرت کا مقام

پس گزشتہ انبیاء کے واقعات بتاتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے مامورین الہی کا جلدی انکار کر دیا۔ وہ آخر تباہ ہوئے اور ہلاکت کو پایا۔ پس اس لئے آپ کو پہلے انکار نہیں کر دینا چاہیئے۔ لوگوں کی عادت ہے کہ وہ انکار کی طرف جلدی جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ اِنْ كَانَ مِنَ عَنِدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِہِ كَلَّہٗ سَوَّلَ نُو لُوْكَوْكَہٗ دے کہ تم نے اسی پہلو کو مدنظر رکھا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور اس کے دعوے پر غور نہیں کیا اور اس کے سچا ہونے کے پہلو کو تم نے نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے کہ مدعی دعویٰ میں سچا ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی پیغام لبیکہ آیا ہو اور تم اس کے انکار پر اڑے ہو تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ

کے سامنے تمہارا کیا جواب ہوگا ؟

قرآن کی حدیث کی شہادتیں | یہ قبل اس کے

کہ ہم آپ کے دعویٰ پر دلائل قائم کریں یہ دیکھتے ہیں کہ آیا قرآن مجید یا انصاف میں کسی شخص کے آئینی پیشگوئی تھی یا نہیں۔ اگر تھی تو اس شخص کا نام مقام اور آنے کا کیا زمانہ بتایا گیا تھا ؟

پہلی پیشگوئی | خدا تعالیٰ فرمانا ہو لیست تخلفنہم فوا ان رضی عنکم استخلف الذین

من قبلی (نور) کہ امت محمدیہ میں بھی امت موسویہ کی طرح خلیفہ ہوتے رہیں پس اس آیت میں بھی مسیح موعود کے لئے چودھویں صدی میں آئینی پیشگوئی ہے ؟

دوسری پیشگوئی | وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ كَمَا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمع)

کہ ایک اور جماعت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدست ثانی ہوگی جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہوگی

جیسے کثر الظالمین حدیث آئی ہے کہ وہ امت ہلاک نہیں ہو سکتی کہ جسکے ابتدا میں میں ہوں اور اسکے آخری حصہ میں مسیح ہوگا ؟

تیسری پیشگوئی | اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ

رَبِّهِ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كُتِبَ مُوسٰى اِمَامًا وَّارْحَمَةً دہو

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے کو شاہد کے لفظ سے یاد کیا ہے اور حدیث میں حکم عدل سے اور شاہد کی شہادت اور کسی کا فیصلہ جنگ کہ وہ دوسروں کو مسلم نہ ہونہ کچھ فائدہ دیتا ہے نہ قابل

قبول ہے اس خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی شہادت اور

آپ کے فیصلہ منوانے کے لئے تمام مذاہب میں آپ کے آئینی پیشگوئی کر دی اور شاہد کے ساتھ منہ لاکر بتادیا کہ وہ گواہی دینے والا پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہی سے ہوگا۔ اور تیسرے میں بتایا کہ وہ آپ کے بعد میں آئے گا۔

چوتھی پیشگوئی | بَيِّنَةٌ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ اِلَيْكُمْ فَيَكْلَمُكُمْ وَاَمَامَكُمْ فَتَكْلَمُكُمْ تَبَيَّنَ

کہ اسے امت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں اس مہم پیدا ہوگا۔ اور وہ تم میں ہی تمہارا امام ہوگا پس اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب امت محمدیہ بگڑ جائیگی اور مطابق حدیث تَتَّبِعُكَ سَنَكُ مِنْ قَبْلِكُمْ (احادیث) یہود و نصاریٰ کی پیروی کریگی

تو اسوقت مسیح موعود کا نزول ہوگا ؟

پانچویں پیشگوئی | اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ اِلَيْكُمْ اٰمَةً عَلٰى رَاْسِ كُلِّ

مَآثِقَةٍ سَنَّةٍ مِّنْ سِنِيْهِمْ (لہذا بیٹھا در راہ او داؤد و اسحاق و ابیہتی فی المعرفۃ عن ابی ہریرۃ باسنہ صحیح)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس امت کے دین کو تازہ کر نیگے لئے ہر ایک صدی کے سر پر

ایک مجدد مبعوث کریگا۔ پس چودھویں صدی کا مجدد جیسا کہ ہمدی اور مسیح کے علامات کے ظہور اور آثار سے

ثابت ہے مسیح موعود اور ہمدی یہود ہے جیسے کہ حج انکار ام مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب دہلے ریاست بھوپال کے ضلع میں لکھا ہے کہ وہ علامات جو ظہور ہمدی کے لئے مقرر تھیں وہ پوری ہو چکی

ہیں اور صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں: ”پس تو اس گفت کہ دریا
 وہ سال از زمانہ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر صدر
 چہار دہم کہ ہمدی کا ظہور ان دس سال میں چوتیر ہوگا
 صدی کے باقی ہیں انہیں ہوگا۔ یا چودھویں صدی کے
 ابتداء میں پھر صدمہ میں لکھتے ہیں: ”برہر تقدیر ظہور ہمدی
 بر سر صد احتمال قوی ظاہر دارد“ بہر حال احتمال ظہور

ہمدی چودھویں صدی کے سر پر آئیکا قوی ہے۔ ۱۲۹۰
 میں انکے آئیکا امید دلائی ہے کہ چودھویں صدی کے
 آنے میں ابھی کامل دس سال ہیں۔ اگر ہمدی اور مسیح
 کا نزول ہو گیا تو وہی مجدد اور مجتہد ہونگے۔ پھر صفحہ ۳۹۲
 میں لکھتے ہیں کہ بعض مشرک اور اہل علم نے کہا ہے کہ
 خروج ہمدی اور مسیح موعود بارہ سو سال کے بعد ہوگا
 اور تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ پھر صفحہ ۳۹۳ میں
 ہے کہ اگر تیرہویں صدی کے آخر میں ہمدی کا ظہور
 ہوا تو جان لینا چاہیے کہ چودھویں صدی کے سر پر
 اس کا ظہور ہوگا۔ پھر اسی طرح کو اکب دریم میں مولوی
 محمد حسن صاحب لکھا ہے کہ ہمدی کی تشریف آوری سنہ ۱۳۰۰
 میں ہونی چاہیے۔

ہمدی و مسیح موعود کے
 آنے کی پہلی علامت
 حدیث شریف میں
 مسیح موعود کی علامت
 میں آتا ہے کہ اولیوں

کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور پھر موطا نہیں جائے گا مسلم
 اور یہ اس بات کی طریف اشارہ ہے کہ مسیح موعود کے
 میں بہت سی ایسی سواریاں نکل آئیں گی۔ جو اولیوں کی
 جگہ کام دیں گی۔

دوسری علامت

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا
 ہے کہ آخری زمانہ میں دیباؤں کو چھوڑ دیا جائے گا
 اور خشک کیا جائیگا۔ (العنکبوت) یعنی نہریں بکثرت
 نکالی جائیں گی۔

تیسری علامت

کہ آخری زمانہ میں کتابیں
 کثرت سے پھیلانی جائیں گی (العنکبوت)
 چوتھی علامت حدیث شریف میں آتا ہے کہ آخری
 زمانہ کی علامت یہ بھی ہے کہ اسوقت نصاریٰ اکثر
 زمین کے حاکم ہونگے و مسلم اور شاہ رفیع الدین صاحب
 اپنے رسالہ حشریہ میں لکھتے ہیں کہ جب تک علامات ظاہر
 ہو جائیں گی تو قوم نصاریٰ غلبہ کرے گی۔ اور بہت سے ممالک
 ایران کا تسلط ہوگا۔

پانچویں علامت

حدیث شریف میں آتا ہے
 کہ ہمدی کی ایک یہ بھی علامت
 ہے کہ ہمدی کے ظہور سے پہلے مشرق کی جانب
 ایک دُمدار ستارہ ظہور کرے گی۔ (نیم) مکتوبات محمد
 الف ثانی جلد ۱ مکتوبات۔ اور اس ستارہ کا ظہور سنہ ۱۲۹۰
 میں ہوا۔ ملاحظہ ہوا اخبار آراء جلد ۴ نمبر ۴۹
 ۲۰ دسمبر ۱۹۶۷ء (۲) اسکا ہی بطونہ کہ نومبر ۱۳۰۰ دسمبر
 ۱۲۹۰ء

چھٹی علامت

کہ ہمارے ہمدی کے سچا ہونیکے دو نشان ہیں جسے
 زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی کی تصدیق و عہدے
 کے لئے وہ دونوں نشان ظاہر نہیں ہوئے۔ ایک
 ان میں سے یہ ہے کہ چاند کو رمضان کے چہینے میں

۴۲ کو جو میرا سے کہتا اور پھر بابا یحییٰ احمد عرف امام الزمان کو کہیں بھیجتا اور اس کی بیعت نہیں کرنا کہ جہالت کی موت نہ ہو پیارے میرے چھ وطنہ ضروری ہے کہ ہم تم اسکے بعد

تیرھویں کو۔ اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ میں گرہن لگے گا۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ یہ دونوں نشان بعد دعویٰ احمدی ہونگے کیونکہ یہ نشان بطور گواہ کے ہیں اور گواہ کی ضرورت بعد تکذیب دعویٰ مدعی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہمارے احمدی کو لوگ جھٹلائیں گے۔ جیسا کہ حج الکرامہ ص ۳۶ میں بھی لکھا ہے کہ اسوقت کے علمائے اسکو کافر کہیں گے۔ تب ہم آسمان پر دو نشان جو بطور عادل گواہ ہونگے ہونگے اسکی صداقت دعویٰ پر قائم کرینے۔ اور یہ ایک ایسا نشان تھا۔ جس کو پہلے علمائے خطبوں میں بیان کیا کرتے تھے۔ اور یہ ۱۳۱۱ھ میں پورا ہو چکا ہے۔

فرقائے امت

فرقائے امت | پھر جبکہ مسلمان یہود کی طرح
بہتر فرقوں میں ہو جو
حدیث رسول کریم کہ ستفت بقرۃ امتی علی ثلاث
وسبعین صلوٰۃ (ترمذی) تقسیم ہو چکے تھے۔ یہ
حجج الکرامہ ص ۳۸ میں لکھا ہے:- ”پس حقیقت دین
وقت منحصر ایشیاں است و مقلدین ائمہ اربعہ وظاہر
والحدیث ہمہ از ایشیاں اند“ کہ حقیقت میں وہ فرقے
پورے ہو چکے ہیں۔ اور حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور
اہل بدیث وغیرہ سب انھیں میں سے ہیں اور جبکہ بمطابق
حدیث لتتبعن سنن من قبلکم (احمدیث)
(متفق علیہ) یہود کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ چنانچہ
حجج الکرامہ میں اس حدیث کو مصداق ہم مسلمانوں میں
موجود و مشہود ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ بن چکے ہیں
حالی نے بھی اپنی مسدس میں لکھا ہے:-

۱) نبوت نہ گزخم ہوتی عرب پر! تو مبعوث ہم پر بھی تو پیغمبر
 ۲) تو ہے جیسے مذکور قرآن کے اندر! ضلالت یہود اور نصاریٰ اکثر
 ۳) یہی جو کتابیں ہم پر آتی! وہ گمراہیاستاری حقائق
 ۴) آئیواے کامقام دشمنوں سے مشرق کس طرف تباہ
 ۵) آئیواے کامقام

آئینہ والے کا مقام

گیا ہے اور قادیان مشرق سے تھمنا تین سوں درجہ پر مشرق
کی طرف واقع ہے اور شریح علی حمزہ بن علی ملاک الطوسی نے
اپنی کتاب حجاب الہر لاسرار میں لکھا ہے: ”دراربعین آمدہ است کہ
خرمچ ہمدی از قریہ کدہ باشد“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ہمدی ایک ایسی مٹی میں ظاہر ہوگا جسکو لوگ کدہ
کہیں گے۔ پس یہ حدیث بھی بتا رہی ہے کہ اس کا نزدیک قادیان
میں ہوگا۔ اور نامو نہیں ایسی تخریف ہو جاتی ہے مثلاً:-
تبت کا اہل توئل۔ اور تارہ کا تانار اور ایلام کا ایران ہو گیا۔

آئیو لے کا نام

آپنوالے کا نام
اول قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ
نے اپنے نبیل کی خوشخبری دیتے ہوئے
اس کا نام احمد بنانا ہے۔ وَاَوْفَاكُمُ
وَلِي نِعْمَتِ اللّٰهِ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ
نے اپنے قصیدہ میں مہدی مہود اور مسیح موعود کا نام احمد
بنانا ہے۔ شعر ہے

آج۔ تم۔ دے خواہم نام آں نامدار مے میم
سوم۔ اقرب الساعة میں ہے فائز المصداقی راسمہ
احمد کہ اس کا نام احمد ہے۔ چارم۔ ابو داؤد میں ہے
یسی۔ باسم نبی محمد کہ جہدی کا نام بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو الہامات میں احمد
کے نام سے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے ماننے کے متعلق فرماتے
ہیں: وجبت علی کل مومن نصرہ کہ ہر مومن پر اسکی مدد
کرنا اور قبول کرنا واجب ہے۔ اور فرمایا کہ آئینوں کے مسیح موعودؑ

والسلام على من تبع الهدى - (جلال الدين سيدي محمد باقر بن محمد باقر)

حضرت مسیح موعود کا پیغام اہل شکرین کے نام

کان دھر کر تم سنو ہم عیسیٰ موعود ہیں
مظہر زرتشت و موسیٰ کرشن اور داؤد ہیں
ہم مثال یوسف و یعقوب صالح ہوں ہیں
ہم ہیں تصویر محمد خالد و محمود ہیں
چونہ نائیں گے ہمیں وہ کافر و مردود ہیں
بلکہ ہوتے جو چل فرعون یا نمرود ہیں
وہ ہیں ہم حکم خدا سے وقت پر موعود ہیں
اسود و احمر ہمارے سب کے سب مقصود ہیں
جھوٹ کہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ معبود ہیں
کیوں لئے اس فکر میں منکر عبت بیہود ہیں
آگے ہم وقت پر اور مانتے مستعد ہیں
وہ ہمارے متبع ہیں وہ ہمیں موعود ہیں
ہو گئے آدم سے ملائکہ گئے بنے مسجود ہیں
حیرت بڑھ کر اسے میر فضل ہیں اور جود ہیں
تیسے حاسد کی نگہ میں روز و شب محسود ہیں
وہ خیال نقص میں ہیں ہم یہ فکر سود ہیں
جو یہاں سے پھر گئے وہ اسکے پاں مطرود ہیں
بڑھ رہے ہیں اس طرف جو صالح و مسعود ہیں
کفر کے پردوں میں ابھیٹھے ہوئے مقصود ہیں
جوشناس مومن گئے ہیں وہ ہر جگہ معفود ہیں
اور ہمارے منکروں پر حشر تک مسدود ہیں
اب ہمارے اتباع میں تا ابد محدود ہیں
جن امور سرور اختیار کی وہ اب مشہود ہیں
بعد ان کے جانشین فضل عمر محمود ہیں
جو شجر حق نے لگایا اس کے فصل محدود ہیں
بعض ان اصحاب نے جو ساکن اخذود ہیں
آگ میں بڑھ کر وہ خوشبو دینے والے عود ہیں
صفحہ ہستی سے ان کے نقش اب مفقود ہیں
خاک میں سب مل گئے اور ناک خاک اود ہیں
چند سالوں میں جہاں سے ہوئے بنا بود ہیں
یہ ہمارا وحی اور خسر بریں موعود ہیں

اے امیر المنکرین ہم احمد موعود ہیں
ہم بروز آدم و نوح و خلیل اللہ ہیں
ہم مثیل لوط اسحاق اور اسماعیل ہیں
ہم ہیں عکس الیسا حزقیل اور دانیال
ہم نبی اللہ ہیں اور مظہر حمد و شعل
منکرین انبیاء ہوتے کبھی مومن نہیں
سب نبی دیتے رہے ہیں جن کے آنے کی خبر
ہم سنائے آئے ہیں پیغام حق ہر قوم کو
ابن مریم مر گئے ہیں وہ خدا پر گز نہ تھے
جاتے ہیں جو آسمان پر وہ کبھی آتے نہیں
حق تعالیٰ نے بنایا ہم کو اس کا جانشین
جو ہمیں نائیں سب اور اپنے جھگڑوں میں حکم
ہم جو آئے پھر ہو اتحاد حکم اللہ ہوا
حق تعالیٰ نے کیا ہے ہم یہ ہیں کلفت و کرم
جب اللہ نے دیا ہے ہم کو یہ قرب مقام
وہ ہمیں دیتے ہیں دیکھ ہم چاہتے ہیں ان کا شکہ
جو ہمارے در پہ آئے ہوئے مقبول حق
ہم سے کچھ ہٹ رہے ہیں فاسق و فاجر تمام
وہ قلوب متکبریں جو کھینچے کبھی عرش خدا
نقد ایماں کو پیچے ہیں کافر و مسلم تمام
وہ خدا کے فضل جو مخصوص ہیں مومن کے ساتھ
انبیاء ہوں ہمارے بعد یا ہوں اولیاء
ہم نے اپنی زندگی میں وحی حق سے دی خبر
جانشین اول تو اپنے ہو چکے ہیں نور دیں
مشرقی و مغرب سے سوئے قادیان آئیں گے ظہیر
مؤمنوں میں آتش فتنہ جلا نا کھڑا ضرور
ابتلاء سے مومنوں کا کچھ کبھی بچتا نہیں
جو مخالف تھے گئے سب مٹ گئے ان کے نشان
سعدی و دؤنی یکٹ جھوٹی آتھم ہیں کہاں
فتنہ گرا بعد اجواب ہیں ان کو بھی تم دیکھنا
یہ روز جو نفقہ میں منفلوم دیو سفاک نے سیکے

ارشادِ مسیح

(۱) یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر سمجھ کر لی ہے مگر ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دل کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق وہ تم سے معاملہ کرے گا۔ (۲) دیکھو میں یہ کہہ کر فرض تیل سے سبکدوش ہونا ہوں کہ گناہ ایک نہ ہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ (۳) دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص تمہارے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی منتہیات کے وہ میری جماعت میں نہیں ہے۔ (۴) جو شخص جھوٹا در فریب کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۵) جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۶) جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے۔ قمار بازی سے۔ بدنظری سے۔ اور خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۷) جو شخص بچکانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۸) جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۹) جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں انکی بات کو نہیں مانتا۔ اور انکی تعمد خدمت لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۰) جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۱) ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۲) جو شخص اس عہد کو جو اس کے سمجھتے کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۳) جو شخص مجھے فی الواقعہ روح موعود و مہدی مہمود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۴) اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۵) اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۶) ہر ایک اتنی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ قرضی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جھلساز۔ اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر ہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (۱۷) یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھاکر کسی طرح سے بچ نہیں سکتے اور تباہی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔

احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے کے دس شرائط بیعت

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کر لے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے یا سووم یہ کہ بلا ناغہ بیچوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرنے کا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال میں رنج و راحت غم و سرور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ ہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت و مدور دکھ سہمے قبول کرنے کے لئے پس کی راہ میں طیار ہوگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ انبیاء و رسل اور متابعت ہوا و ہوس سے باز رہے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ گبر اور تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور یکبختی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عالم حق کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ وہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار اطاعت و معروف باندہ کراہت و اسیر تا وقت مرگ قائم ہے اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

۹۲۵ء کی یادگار اور احمدی جماعت سے اپیل

کیوں احمدی کتب کی اشاعت قلیل ہے
دعویٰ انہیں ہے کوئی جو بے دلیل ہے
اور بعض میں رٹی ہوئی کچھ زنجبیل ہے
ہر اک طرح کی رحمت رب جلیل ہے
ہر اک کتاب گویا کہ زندہ خلیل ہے

ہر احمدی کے سامنے میرا اپیل ہے
کیا دلِ باکلام ہے کیسا نفیس و پاک
بعضی عبارتوں میں ہے کافور کا مورا
حور و نقصور ہیں کہیں فلان ہیں کہیں
دوزخ سے باز رکھتی ہے جنت کی رہنما

۱۔ سیرۃ مسیح موعود	۱۰۱۔ اسلامی اصول کی غلطی	۱۱۔ البشارت
۲۔ لکچر لاہور	۱۲۔ در ثمن اُردو	۱۲۔ عیسائیوں کا خدا
۳۔ تبلیغی مضامین	۱۳۔ مباحثہ ختم نبوت	۱۳۔ پچپن سوالات
۴۔ صداقت اسلام	۱۴۔ مباحثہ آریہ سماج	۱۴۔ شیعہ مذہب
۵۔ تفسیر سورہ جمعہ	۱۵۔ حدیث روح و مادہ	۱۵۔ حقیقی مذہب
۶۔ اربعین منہ حرم	۱۶۔ خزینۃ العلوم	۱۶۔ اصولی اختلافات
۷۔ دینیات کا پہلا رسالہ	۱۷۔ تعلیم خاتون	۱۷۔ گوشت خوری
۸۔ خمیسین احادیث مترجم	۱۸۔ فرائض مستورات	۱۸۔ لائف اور مشن
۹۔ مباحثہ سرگودھا	۱۹۔ آریہ سماج کا مذہب	۱۹۔ اسلام کی برکات
۱۰۔ صادقوں کی روشنی	۲۰۔ وفات مسیح کی آیات	۲۰۔ مشابہت مسیح

نمبر ۱۱ سے نمبر ۲۰ تک تبلیغی ٹریکٹ ہیں فی ۱۰ روپے لینے والے کو دو روپے فیضدہ +
مذکورہ بالا کتب سب کی سبتا تازہ ہیں جو ۱۹۲۵ء میں طبع ہوئی ہیں + ۳۱۔ بلا روشنی

تمام درخواستیں نام محمد یاسین اینڈ سنٹر، منہ احمدیہ کتب خانہ قادیان دارالامانی چائین

۱۔ کوری باندھی کی
۲۔ کوری باندھی کی
۳۔ کوری باندھی کی
۴۔ کوری باندھی کی
۵۔ کوری باندھی کی
۶۔ کوری باندھی کی
۷۔ کوری باندھی کی
۸۔ کوری باندھی کی
۹۔ کوری باندھی کی
۱۰۔ کوری باندھی کی

حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے

(۱) دہریت زور کو ایسا ٹوڑا کہ وہ زور ہی نہ رہا اور صلہ دلائل ہستی باری تعالیٰ کے لئے اور خدا کو منوایا۔ دیکھو برہینِ اچھے چارہ
(۲) قرآن کریم کے اسرار و معارفِ اسقدر کھولے کہ گذشتہ زمانہ میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ دیکھو برہینِ اچھے حصہ پنجم جلدِ اعظم
دس و چالیس اہام اور بیشکویوں کے مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ کھول کر بتایا کہ اسکے موہ کو کون سے دل ہیں۔ دیکھو سورجِ منیر
نزولِ المسیح۔ حقیقۃ الوحی

(۳) وفاتِ مسیح کا مسئلہ اس وضاحت اور بسط کے ساتھ بیان فرمایا کہ دنیا کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا۔ دیکھو ازالہِ اوہام ہر دو حصہ
(۴) دجال اور یاجوج ماجوج کے پیچیدہ حالات کو مفصل طور پر دنیا کو بتا دیا کہ فلاں فلاں قوم ہیں۔ دیکھو ازالہِ اوہام
و حماۃ البشری

(۵) تناسخ کے بچر مسئلہ کو بدلائل قاطعہ ایسا اڑایا کہ بتا دیا کہ یہ عقیدہ فاسد ہے۔ دیکھو آریہ دھرم چہشمہ معرفت ہر ششم آریہ
(۶) جعفر ربانیات رسم و رواج کے اہل اسلام میں رائج ہو گئے تھے ان سب نفرت دلائی۔ دیکھو کشتیِ نوح
(۷) اچھے موتی کی کیفیت کو اس خوبی اور بسط کے ساتھ بتایا کہ حقیقی مردہ کبھی زندہ نہیں ہوا کرتا۔ دیکھو ازالہِ اوہام ہر دو حصہ
(۸) ارکانِ اسلام کی بجا آوری کو اصل قرار دیا اور بتی نوع سے ہمدردی کی اعلیٰ تعلیم اور ایک نیکو کاروں کی جماعت
طیار کردی جو دیو یوں سے بچنے اور نیکیوں پر قدم مارنے والی ہے۔ دیکھو شراطِ سعیت و کشتیِ نوح
(۹) مسلمانوں کو گورنمنٹ وقت کے حقوق سے پورا آگاہ کیا کہ انہوں نے شریعتِ اطاعت واجب ہے
دیکھو آسمانی فیصلہ

باو آنا تک صاحب کی تعلیم پیش کی۔ پچھلے صاحب کی حقیقت کھولی۔ اور جہاد
کے مسئلہ کو اچھی طرح کھول کر بتایا۔ دعاؤں کے فوائد اور ان کی فلاسفی بیان فرمائی۔ قرآن کریم کے
ناسخ منسوخ کے مسئلہ پر بحث فرمائی۔ ختمِ میر کی حقیقت کو کھولا۔ نزولِ ملائکہ کی تشریح بیان
فرمائی۔ غیر مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی اعلیٰ خوبیاں بیان فرمائیں۔ اور برہموت متان دھرم
سکھ ایتھم۔ آریہ سماج۔ غرض کہ تمام غیر مذاہب کی حقیقت سے لوگوں کو آشنا کیا۔ دیکھو حضرت
مسیح موعودؑ کی کتب میں سے۔ توضیح مرام۔ فتح اسلام۔ ست بجن چہشمہ مسیحی۔ برکات الدعا۔ چند مفصل
وعید و وعید

نوٹ: جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔ جملہ کتب
دکانِ محمدیہ بابین اینڈ سنٹر ایتھم احمدیہ کتب خانہ قادیان سے ملینگے

اخلاقی صلاح

انسانی ادب اور تہذیب کے لئے قرآنی تعلیم

(۱) تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں اور ایسا ہی تمہاری بیٹیاں بہنیں بھوپھیاں خالائیں بھتیجیاں بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ والی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور بیویوں کے پہلے خاوند کی لڑکیاں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور ایسے ہی ایک وقت میں دو حقیقی بہنوں کا جمع کرنا۔ (۳) تمہارے لئے جائز نہیں کہ جبراً عورت کے وارث بن جاؤ اور ان عورتوں کو بھی تم نکاح میں نہیں لاسکتے جو تمہارے باپوں کی بیویاں ہیں۔

(۴) ان کے علاوہ پاکدامن عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے شادی کرو۔ حتیٰ کہ ہر عورتوں کے ادا کرو۔ (۴) خودکشی نہ کرو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ دوسرے گھروں میں بلا اجازت اندر نہ جاؤ۔ اجازت لینا شرط ہے۔ اگر اندر داخل ہو۔ تو السلام علیکم کہو۔ جب تک مالک خانہ اجازت نہ دے اُن گھروں میں مت جاؤ اگر مالک خانہ یہ کہے کہ واپس چلے جاؤ۔ تو واپس چلے جاؤ۔ گھروں میں دیواریں بچاند نہ کرنا۔ بلکہ انکے دروازوں سے جایا کرو۔ (۵) اگر کوئی تمہیں سلام کہے تو اس سے بہتر اور نیک تر اس کو سلام کہو۔

(۶) قمار بازی۔ مٹ پرستی۔ شگون لینا۔ یہ سب بلید اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچو۔ (۷) مردار۔ خنزیر کا گوشت۔ مٹوں کے چڑھائے۔ لاشوں سے مارا ہوا۔ سینک لگنے سے مرا ہوا۔ درندہ کا بھڑا ہوا۔ مٹ پر چڑھایا ہوا۔ یہ سب کھانے سے منع ہیں۔ تم پر حرام ہیں۔ (۸) تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ گوشت دال وغیرہ سب چیزیں جو پاک ہوں بیشک کھاؤ۔ صرف مردار اور اس کے مشابہ اور بلید چیزیں مت کھاؤ۔

(۹) اگر مجلسوں میں تمہیں کہا جائے کہ کشادہ ہو کر بیٹھو یعنی دوسروں کو جگہ دو۔ تو جلد جگہ کشادہ کر دو۔ نادوسرے بیٹھیں۔ اگر کہا جائے کہ تم اٹھ جاؤ۔ تو بغیر چوں چرا کے اٹھ جاؤ۔

(۱۰) اسراف اور زیادہ خوری سے اپنے تئیں بچاؤ۔ لغو باتیں مت کیا کرو۔ جمل اور موقع کی بات کیا کرو۔ اپنے کپڑے صاف رکھا کرو۔ بدن کو سٹھو۔ گلی کو چوک۔ جہاں تمہاری نشست ہو بلیدی اور میل اور کثافت سے بچاؤ غسل کر لیں عادی ڈالو۔ اور گھر کو صاف رکھا کرو۔ (۱۱) نہ اونچا بولا کرو اور نہ بہت نیچا۔ نہ بہت تیز جیو نہ بہت آہستہ۔ درمیان کو نگاہ رکھو۔

(۱۲) جب سفر کرو تو پورا انتظام کرو۔ کافی طور پر زاد راہ لے لیا کرو۔ تاکہ اگر کسی سے بچو۔ (۱۳) جنابت کے بعد غسل کرو۔ روٹی کھاؤ تو سبائیل کو بھی دو۔ کتنے کو بھی ڈالو۔ اور پرندوں کا بھی خیال رکھو۔ (۱۴) یتیم اور لاوارث لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو۔ ان کا کھانا کھاؤ۔ لیکن اگر تمہارا نفس ان پر زبانی کرنا چاہے تو مت کرو۔ (۱۵) اور اپنے نان پان اور اقارب والی عورتیں دو تین چار تک کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ اعتدال کر سکو۔ اگر عدل نہ کر سکو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو۔

قتل بیکم

از قلم حضرت امیر مضمون صاحب رحم

یہ ہے پشاور کی پینڈت کا قصہ
بہت وہ علم پر تھا اپنے مغرور
وہ تھا بے علم بھی اور سخت بے علم
بہت لوگوں رکھتا تھا وہ ان بن
دل آزاری میں بیشک طاق تھا وہ
جہاں جاتا مچا دیتا تھا اک شور
پھر اس کے ساتھ تھا اک شور و غوغا
نہ حاصل تھے اُسے علمی وسائل
سماجی تحت پر ہوتا تھا وہ شاہ
کہ یہ عمدہ غذا تھی ان کو محبوب
تو خوش ہو کر وہاں سے وہ نہ آتا
جہاں کچھ بھی نہیں ہے علم لازم
نہیں کچھ علم کی واں موشگافی
ذرا ہندی زبان پہچانتا تھا
کسی بھانہ میں رہتا تھا وہ حاضر
گئی وہ نوکری آخر کو اُس کی
تو نکلا اس جگہ سے ہو کے بدنام
غرض تھا دال میں کچھ کالا کالا
تو اخباروں نے دی سچی گواہی
کہ ہوں ہم پر عیاں پینڈت کے رعب
خدا مفسد کو خود کرتا ہے رسوا
یہ رسم بد اسی نے خود نکالی
نہ تھی بروا اُسے حق کے غضب کی
اُسے تھی بد زبانی کی بُری لت
حقارت سے بڑوں کے نام لیتا
مصیبت بعد میں بڑی ہے بھرنی
وہ آسانی گئی دشواری آئی
تو آیا آریہ کی سمت ناچار
گویا دریا میں پانی چڑھ رہا تھا

سناتا ہوں میں تم کو ایک قصہ
وہ لیکھو رام تھا لوگوں میں مشہور
مگر اس کو نہ آتا تھا کوئی علم
وفاق داشتی کا تھا وہ دشمن
نہ خوشی تھا نہ خوش اخلاق تھا وہ
زباں داں وہ نہ تھا پر تھا زباں زور
مخالف عقل کے کرتا تھا دعویٰ
دعاویٰ کو سمجھتا تھا دلائل
بہت سے فوجاں ہوتے تھے ہمراہ
تیرا بازیاں ہوتی تھیں پھر خوب
علاوہ ان کے واں جو کوئی جاتا
پولس میں پہلے پینڈت تھا ملازم
فقط اردو زباں ہوتی ہے کافی
وہ اردو میں تو لکھ پڑھ جانتا تھا
سیاہی تھا دیا تھا وہ محرم
خطا کاری ہوئی ثابت جو اس کی
ہوا صادر وہاں اس کے کوئی کام
وہ خود نکلا دیا اُس کو نکالا
ہوئی روشن جہاں میں پارسائی
وگر نہ ہم نہیں سمجھ عالم الغیب
نہ ہم پوشیدہ رازوں کو کریں وا
مگر دو ہاتھوں سے جیتی ہے تالی
وہ بد گوئی کیا کرتا تھا سب کی
بزرگوں کی کیا کرتا تھا غیبت
وہ جھوٹی ہمتوں سے کام لیتا
کہ پیش آتی ہے سب کو اپنی کرنی
گئی جب نوکری بیکاری آئی
ہوا جب پیٹ بھرنا اس کو دشوار
یہ فرقہ ان دنوں میں بڑھ رہا تھا

جم	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعہ	ہفتہ	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعہ	ہفتہ	اتوار
۱۸	۳	۱۱	۱۵	۱	۲	۱۹	۱۵	۱۳	۱۷	۱۱	۱۵	۱۹	۱۳	۱۷
۱۹	۴	۱۲	۱۶	۲	۳	۲۰	۱۶	۱۴	۱۸	۱۲	۱۶	۲۰	۱۴	۱۸
۲۰	۵	۱۳	۱۷	۳	۴	۲۱	۱۷	۱۵	۱۹	۱۳	۱۷	۲۱	۱۵	۱۹
۲۱	۶	۱۴	۱۸	۴	۵	۲۲	۱۸	۱۶	۲۰	۱۴	۱۸	۲۲	۱۶	۲۰
۲۲	۷	۱۵	۱۹	۵	۶	۲۳	۱۹	۱۷	۲۱	۱۵	۱۹	۲۳	۱۷	۲۱
۲۳	۸	۱۶	۲۰	۶	۷	۲۴	۲۰	۱۸	۲۲	۱۶	۲۰	۲۴	۱۸	۲۲
۲۴	۹	۱۷	۲۱	۷	۸	۲۵	۲۱	۱۹	۲۳	۱۷	۲۱	۲۵	۱۹	۲۳
۲۵	۱۰	۱۸	۲۲	۸	۹	۲۶	۲۲	۲۰	۲۴	۱۸	۲۲	۲۶	۲۰	۲۴
۲۶	۱۱	۱۹	۲۳	۹	۱۰	۲۷	۲۳	۲۱	۲۵	۱۹	۲۳	۲۷	۲۱	۲۵
۲۷	۱۲	۲۰	۲۴	۱۰	۱۱	۲۸	۲۴	۲۲	۲۶	۲۰	۲۴	۲۸	۲۲	۲۶
۲۸	۱۳	۲۱	۲۵	۱۱	۱۲	۲۹	۲۵	۲۳	۲۷	۲۱	۲۵	۲۹	۲۳	۲۷
۲۹	۱۴	۲۲	۲۶	۱۲	۱۳	۳۰	۲۶	۲۴	۲۸	۲۲	۲۶	۳۰	۲۴	۲۸
۳۰	۱۵	۲۳	۲۷	۱۳	۱۴	۳۱	۲۷	۲۵	۲۹	۲۳	۲۷	۳۱	۲۵	۲۹
۳۱	۱۶	۲۴	۲۸	۱۴	۱۵	۱	۲۸	۲۶	۲۸	۲۴	۲۸	۱	۲۶	۲۸
۱	۱۷	۲۵	۲۹	۱۵	۱۶	۲	۲۹	۲۷	۲۹	۲۵	۲۹	۲	۲۷	۲۹
۲	۱۸	۲۶	۳۰	۱۶	۱۷	۳	۳۰	۲۸	۳۰	۲۶	۳۰	۳	۲۸	۳۰
۳	۱۹	۲۷	۳۱	۱۷	۱۸	۴	۳۱	۲۹	۳۱	۲۷	۳۱	۴	۲۹	۳۱
۴	۲۰	۲۸	۱	۱۸	۱۹	۵	۱	۲۹	۱	۲۷	۱	۵	۲۹	۱
۵	۲۱	۲۹	۲	۱۹	۲۰	۶	۲	۳۰	۲	۲۸	۲	۶	۳۰	۲
۶	۲۲	۳۰	۳	۲۰	۲۱	۷	۳	۳۱	۳	۲۹	۳	۷	۳۱	۳
۷	۲۳	۳۱	۴	۲۱	۲۲	۸	۴	۱	۴	۳۰	۴	۸	۱	۴
۸	۲۴	۱	۵	۲۲	۲۳	۹	۵	۲	۵	۳۱	۵	۹	۲	۵
۹	۲۵	۲	۶	۲۳	۲۴	۱۰	۶	۳	۶	۱	۶	۱۰	۳	۶
۱۰	۲۶	۳	۷	۲۴	۲۵	۱۱	۷	۴	۷	۲	۷	۱۱	۴	۷
۱۱	۲۷	۴	۸	۲۵	۲۶	۱۲	۸	۵	۸	۳	۸	۱۲	۵	۸
۱۲	۲۸	۵	۹	۲۶	۲۷	۱۳	۹	۶	۹	۴	۹	۱۳	۶	۹
۱۳	۲۹	۶	۱۰	۲۷	۲۸	۱۴	۱۰	۷	۱۰	۵	۱۰	۱۴	۷	۱۰
۱۴	۳۰	۷	۱۱	۲۸	۲۹	۱۵	۱۱	۸	۱۱	۶	۱۱	۱۵	۸	۱۱
۱۵	۳۱	۸	۱۲	۲۹	۳۰	۱۶	۱۲	۹	۱۲	۷	۱۲	۱۶	۹	۱۲
۱۶	۱	۹	۱۳	۳۰	۱	۱۷	۱۳	۱۰	۱۳	۸	۱۳	۱۷	۱۰	۱۳
۱۷	۲	۱۰	۱۴	۱	۲	۱۸	۱۴	۱۱	۱۴	۹	۱۴	۱۸	۱۱	۱۴
۱۸	۳	۱۱	۱۵	۲	۳	۱۹	۱۵	۱۲	۱۵	۱۰	۱۵	۱۹	۱۲	۱۵
۱۹	۴	۱۲	۱۶	۳	۴	۲۰	۱۶	۱۳	۱۶	۱۱	۱۶	۲۰	۱۳	۱۶

فروری ۱۹۲۶ء

فروری ۱۹۲۶ء

بیر	۱	۱۶	۱۲	۴	۲۰
منگل	۲	۱۸	۱۳	۵	۲۱
بدھ	۳	۱۹	۱۴	۶	۲۲
جمعرات	۴	۲۰	۱۵	۷	۲۳
جمعہ	۵	۲۱	۱۶	۸	۲۴
ہفتہ	۶	۲۲	۱۷	۹	۲۵
اتوار	۷	۲۳	۱۸	۱۰	۲۶
بیر	۸	۲۴	۱۹	۱۱	۲۷
منگل	۹	۲۵	۲۰	۱۲	۲۸
بدھ	۱۰	۲۶	۲۱	۱۳	۲۹
جمعرات	۱۱	۲۷	۲۲	۱۴	۳۰
جمعہ	۱۲	۲۸	۲۳	۱۵	۳۱
ہفتہ	۱۳	۲۹	۲۴	۱۶	۱
اتوار	۱۴	۳۰	۲۵	۱۷	۲
بیر	۱۵	۳۱	۲۶	۱۸	۳
منگل	۱۶	۱	۲۷	۱۹	۴
بدھ	۱۷	۲	۲۸	۲۰	۵
جمعرات	۱۸	۳	۲۹	۲۱	۶
جمعہ	۱۹	۴	۳۰	۲۲	۷
ہفتہ	۲۰	۵	۳۱	۲۳	۸
اتوار	۲۱	۶	۱	۲۴	۹
بیر	۲۲	۷	۲	۲۵	۱۰
منگل	۲۳	۸	۳	۲۶	۱۱
بدھ	۲۴	۹	۴	۲۷	۱۲
جمعرات	۲۵	۱۰	۵	۲۸	۱۳
جمعہ	۲۶	۱۱	۶	۲۹	۱۴
ہفتہ	۲۷	۱۲	۷	۳۰	۱۵
اتوار	۲۸	۱۳	۸	۳۱	۱۶

ہوا وہ آریہ کے ساتھ شامل
کہ یاں ہو جائے گا اچھا گذارا
کتھا کہنے لگا اُن میں بچارا
کتا میں بھی کچھ کرتا تھا نصیحت
مگر دشنام سے لبریز ہیں وہ
پڑا ہے گالیوں کا ان میں آچار
مسافر تھا نہ رہتا تھا وہ جگر
سدا انصاف کا کرتا رہا خون
وہ بدگوئی میں تھا استناد پورا
زباں رکھتا تھا وہ سوا تھا لمبی
گذشتہ صدقوں کا تھا وہ دین
غرض جو ہندوؤں کے پیشوا تھے
ہر اک مذہب کی کرتا تھا دیا وہ
امام و پیشوا تھا آریہ کا
مسلمانوں پر تھی اسکی زباں تیز
زباں اس کے دق تھے یادری بھی
مگر اسلام کا تھا سخت سیری
کلام اللہ سے رکھتا تھا وہ لاگ
وہ جلتا تھا سدا شمس الضحیٰ سے
قضا را آگیا وہ قادیان میں
یہاں بھی بد زبانی اُس نے کی خوب
مسیحا سے لگا کرنے وہ بازی
ہنسی تھکے سے وہ آتا رہا پیش
خدا کی بھی وہ کرتا تھا امانت
رہا وہ دماغ وہ قادیان میں
نہ کرتا تھا ادب بالکل خدا کا
مسلمانوں کے دل کرتا تھا رحمی
چڑانا اور ستانا مدعا تھا
اسے رہتا تھا ہر دم جوش و طیش
بے سرقیس اُسے ابھی غذا ہیں
کلیجہ میں لگی تھی قہر کی آگ

یہ دل میں اس کے تھی امید کامل
ملا قسمت سے یہ عمدہ سہارا
اسی میں خرچ کرتا وقت سارا
کہ جبکی آریہ کرتے ہیں تعریف
ستم انگیز و وحشت خیز ہیں وہ
وہ لگتا آریا کو ہے مزیدار
سما چوں میں لگتا تھا وہ چکر
بہت ہی آریہ ہیں اُس کے ممنون
اگرچہ ودیا میں تھا ادھورا
وہ حجت کی جگہ دیتا تھا گالی
بہت ہی تنگ تھے اس سے یمن
وہ اس کے اس طریقہ سے خفا تھے
بہت ہی تھا معزز آریا وہ
بڑا وہ مقتدا تھا آریا کا
سناتا تھا وہ باتیں نفرت انگیز
جلاتا تھا وہ ان کا بھی سدا جی
مسلمانوں سے پکی دشمنی تھی
اُسے شکر تو پہ جاتا تھا وہ آگ
عداوت تھی محمد مصطفیٰ سے
یہاں آکر پڑا وہ امتحاں میں
بنے تاپاڑی میں اپنے محبوب
سمجھتا تھا وہ اس میں سرفرازی
کہ تھا اُس کا یہی آئین اور کیش
اسی باعث سے آئی اسکی شامت
وہ حضرت کے بھی آتا تھا مکاتیب
نہ اس میں نام تھا مصطفیٰ جی کا
دل آزاری کی عداوت ہو گئی تھی
غرض دل کا دکھانا مدعا تھا
اگرچہ تھا بہت آرام اور عیش
مگر درپے تھیں اُسکی وہ بدائیں
اُسے دستا تھا ہر دم غیظ کا ناگ

۱۹۰۴ء	۱۹۰۳ء	۱۹۰۲ء	۱۹۰۱ء	۱۹۰۰ء
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱

۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱
۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹
۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱
۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳
۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴
۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵
۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶
۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷
۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸
۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹
۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰
۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱
۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲
۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳
۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴
۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵
۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶
۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷
۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸
۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹
۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰
۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱
۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲
۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳
۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴
۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵
۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶
۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷
۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸
۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹
۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰
۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱
۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲
۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳
۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴
۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵
۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶
۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸
۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹
۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰
۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱
۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲
۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳
۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴
۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵
۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶
۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷
۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸
۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹
۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰
۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱
۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲
۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳
۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴
۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵
۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶
۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷
۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸
۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹
۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰
۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱
۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲
۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳
۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴
۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵
۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶

بزرگوں کی عداوت کا یہ پھیل تھا
 عداوت کی بُری ہوتی ہے عداوت
 ہوئی بندت یہ جو غالب شقاوت
 غضب کی اسکے دلیں تھی کدورت
 سر بازار صلوٰتیں سناتا
 درندوں کی طرح تھی اس میں وحشت
 زباں قینچی تھی اسکی یا پھری تھی
 یہی سمجھو کہ تھا اقبال سرکار
 یہاں اُس نے بہت فتنے اٹھائے
 کبھی وہ بحث پر آمادہ ہوتا
 سر بازار وہ دیتا تھا لکچر
 سمجھتا تھا وہ بدگوئی کو خوبی
 بہت تحریریں تھی اس کی سختی
 جفا و علم سے رہتا تھا وہ دور
 کمانا تھا وہ بدگوئی سے دولت
 جہاں ہنگامہ کوئی پیش آتا
 لڑائی میں تھی اس کی نیک نامی
 عیاں تھا چال سے اسکے تختہ
 نہ تھا وہ علم میں گرچہ خردوار
 خدا کا ڈر نہ کچھ عزت کی پروا
 زباں آتش کا پرکار تھی اس کی
 جب آیا تھا تو وہ کچھ شریکین تھا
 ہوا لیکن لگی جب قادیاں کی
 رکھایا اور بڑھایا یاں اسے خوب
 یہاں کے لوگ دیتے اس کو پشتی
 مگر اس میں کہاں تاب تو اس تھی
 نہ حاصل تھا اسے علم خدا داد
 پرستہ تھے اس نے کچھ ہندی کے قصے
 علوم عالیہ سے تھا وہ خالی
 وہ بھڑکاتا تھا اپنی قوم میں جوش
 وہ کر سکتا تھا حضرت سے یہ صلاحت ۹

کہ ان پر قہر اُس کا بے محل تھا
 بُری ہوتی ہے بیجا کی عداوت
 بنا وہ دشمن اہل سعادت
 صفائی کی نہ تھی کوئی بھی صورت
 پورس کو بھی وہ خاطر میں لاتا
 لڑائی میں وہ خود کرتا تھا سبقت
 اُسے بدگوئی کی عادت بُری تھی
 وگرنہ مفسدہ ہوتا کئی بار
 جو نرمی سے مسیحا نے بھٹائے
 کبھی لڑنے پر وہ استادہ ہوتا
 بہت ہی بولتا تھا اس میں پھکڑ
 اسی باعث سے لٹیا اُسکی ڈوبی
 وہ حد درجہ کی کرتا تھا کرختی
 کسی کو دیکھے دکھ ہوتا تھا مسرور
 مسلم قوم میں تھی اس کی صولت
 تو سب سے پیشتر وہ اس میں جاتا
 اسی باعث سے تھی کل قوم حامی
 ٹپکت گفتگو سے تھا تکبر
 مگر باتوں میں تھا عیار و ہشیار
 چار کھا تھا اس نے سخت رولا
 مخالف کا جلا دیتا تھا وہ جی
 وہ شوخ و تند خو اتنا نہیں تھا
 تب آئی جد سے بڑھکر اس میں شوخی
 غرض سب نے بنایا یاں اسے خوب
 ارادہ تھا کہ دیکھیں اسکی کشتی
 فقط اسکی تو بیہودہ زباں تھی
 زبانی چار باتیں تھیں اُسے یاد
 وہ کرتا تھا نرے دعوے ہی دعوے
 کما کھانے کی تھی اک رہ نکالی
 ولیکن علم سے تھا آپ بیہوش
 کرے نادان اک داناسے کیا بحث

۱۹۲۶ء
مئی

ہفتہ	۱	۱۶	۱۱	۴	۱۹
اتوار	۲	۱۸	۱۲	۵	۲۰
پیر	۳	۱۹	۱۳	۶	۲۱
منگل	۴	۲۰	۱۴	۷	۲۲
بدھ	۵	۲۱	۱۵	۸	۲۳
جمعرات	۶	۲۲	۱۶	۹	۲۴
جمعہ	۷	۲۳	۱۷	۱۰	۲۵
ہفتہ	۸	۲۴	۱۸	۱۱	۲۶
اتوار	۹	۲۵	۱۹	۱۲	۲۷
پیر	۱۰	۲۶	۲۰	۱۳	۲۸
منگل	۱۱	۲۷	۲۱	۱۴	۲۹
بدھ	۱۲	۲۸	۲۲	۱۵	۳۰
جمعرات	۱۳	۲۹	۲۳	۱۶	۳۱
جمعہ	۱۴	۳۰	۲۴	۱۷	۱
ہفتہ	۱۵	۳۱	۲۵	۱۸	۲
اتوار	۱۶	۱	۲۶	۱۹	۳
پیر	۱۷	۲	۲۷	۲۰	۴
منگل	۱۸	۳	۲۸	۲۱	۵
بدھ	۱۹	۴	۲۹	۲۲	۶
جمعرات	۲۰	۵	۳۰	۲۳	۷
جمعہ	۲۱	۶	۳۱	۲۴	۸
ہفتہ	۲۲	۷	۱	۲۵	۹
اتوار	۲۳	۸	۲	۲۶	۱۰
پیر	۲۴	۹	۳	۲۷	۱۱
منگل	۲۵	۱۰	۴	۲۸	۱۲
بدھ	۲۶	۱۱	۵	۲۹	۱۳
جمعرات	۲۷	۱۲	۶	۳۰	۱۴
جمعہ	۲۸	۱۳	۷	۳۱	۱۵
ہفتہ	۲۹	۱۴	۸	۱	۱۶
اتوار	۳۰	۱۵	۹	۲	۱۷
پیر	۳۱	۱۶	۱۰	۳	۱۸

علائیہ کیا یہ اس سے اظہار
اگر منظور ہو تو وہ عیاں ہوں
کہا اس نے کرو اظہار بیشک
مجھے پروا نہیں اسکی ذرا بھی
غرض الہام سے ڈرتا نہیں میں
یہ سب ہو کے کی باتیں ہیں تمہاری
یہ اس کا کارڈ ہے اب تک بھی موجود
ہوئی تھی اس سے جو خط و کتابت
ہو اٹھا عہد آپس میں جو تحریر
کیا تھا دو نو جانب نے منظور
غلام احمد کریں کچھ پیشگوئی
اگر ہو وقت پر وہ بات پوری
کہ سچے دل سے ہو جائے مسلمان
صداقت کا نشان اگو مجھ لے
سمجھ لے وید کو جھوٹی کہانی
محمد کو کہتے نبیوں کا سردار
مٹائے دل سے وہ اوہام باطل
اگر سچی نہ نکلتے پیشگوئی
غلام احمد نبیوں کے آریا میں
وہ بیدوں کو امام اپنا بنائیں
کریں ورنہ وہ جرمانہ ادا مجھ
وہ دیدیں تین سو اور ساٹھ اور
روپے دیدیں وہ اسکو چھ شاہی
یہ پیشینگوئی ہوگی حق کا معیار
ہوئے اخبار میں بھی اسکے ترجمے
جو پیشینگوئی اسکے حق میں کی تھی
چھپی وہ اشتہاروں میں کئی بار
وہ بھی تاریخ بستم فروری ۱۹۲۶ء کی
کہ بستم فروری سے چھ برس تک
وہ چھ برسوں میں ہو جائیگا برباد
بلا کوئی پڑے گی سخت اس پر
جسہ بچھڑے گا ہے گویا وہ خالی

کہ تیرے حق میں چوتھے ہیں اخبار
وگرنہ خلق سے بالکل نہاں ہوں
تم ہی کو ہوگی اس اظہار میں ترک
تمہاری بات ہے بالکل دغا کی
ذرا بھی دوسو سے گرتا نہیں میں
حقیقت کھل گئی ہے مجھ پر ساری
نہ وہ ضائع ہو جائے اور نہ مفقود
خبر دیتا ہوں تم کو اس کی بابت
ذرا مجھ سے سنو تم اس کی تفسیر
یہ ہے ہندو مسلمانوں میں مشہور
وہ پندت کو نشان دکھائیں کوئی
تو ہے یہ امر پندت پر ضروری
کلام اللہ پر لے آئے ایمان
دھرم کو اپنے بالکل ترک کر دے
جو نادانی سے اپنے اسے مانی
بقوت کا کرے انہی وہ اقوام
مسلمانوں میں وہ ہو جائے شامل
پد برا بھرنہ ہوگا عذر کوئی
کریں گے وہ ہرگز پیش اور پس
بصدق دل یقین اُتیر وہ لائیں
نہ ہوں گر آریا بھگتیں ستر کچھ
اسی پندت کو بنے نیکار کھنکر
نہ لاویں درمیاں کچھ عذر واہی
اسی سے ہوگی ثابت حجت اور ماہ
بہت شائع ہوئے ملکوں میں پیچھے
ساتا ہوں عزیز و غم کو وہ بھی
علائیہ ہو اٹھا اس کا اظہار
خبر حضرت نے جیب دینا کو یہی
تنبہ ہو گیا لیکچر ام بیشک
وہ دنیا سے گذر جائے گا ناشاد
نہ ہوگا جس سے وہ ہرگز بھی جانبر
یوہی آواز ہے جہل نکالی

جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
۱۹	۵	۱۱	۱۹	۱	۱۹	۵	۱۱	۱۹	۱	۱۹	۵
۲۰	۶	۱۲	۲۰	۲	۲۰	۶	۱۲	۲۰	۲	۲۰	۶
۲۱	۷	۱۳	۲۱	۳	۲۱	۷	۱۳	۲۱	۳	۲۱	۷
۲۲	۸	۱۴	۲۲	۴	۲۲	۸	۱۴	۲۲	۴	۲۲	۸
۲۳	۹	۱۵	۲۳	۵	۲۳	۹	۱۵	۲۳	۵	۲۳	۹
۲۴	۱۰	۱۶	۲۴	۶	۲۴	۱۰	۱۶	۲۴	۶	۲۴	۱۰
۲۵	۱۱	۱۷	۲۵	۷	۲۵	۱۱	۱۷	۲۵	۷	۲۵	۱۱
۲۶	۱۲	۱۸	۲۶	۸	۲۶	۱۲	۱۸	۲۶	۸	۲۶	۱۲
۲۷	۱۳	۱۹	۲۷	۹	۲۷	۱۳	۱۹	۲۷	۹	۲۷	۱۳
۲۸	۱۴	۲۰	۲۸	۱۰	۲۸	۱۴	۲۰	۲۸	۱۰	۲۸	۱۴
۲۹	۱۵	۲۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۵	۲۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۵
۳۰	۱۶	۲۲	۳۰	۱۲	۳۰	۱۶	۲۲	۳۰	۱۲	۳۰	۱۶
۳۱	۱۷	۲۳	۳۱	۱۳	۳۱	۱۷	۲۳	۳۱	۱۳	۳۱	۱۷
۱	۱۸	۲۴	۱	۱۴	۱	۱۸	۲۴	۱	۱۴	۱	۱۸
۲	۱۹	۲۵	۲	۱۵	۲	۱۹	۲۵	۲	۱۵	۲	۱۹
۳	۲۰	۲۶	۳	۱۶	۳	۲۰	۲۶	۳	۱۶	۳	۲۰
۴	۲۱	۲۷	۴	۱۷	۴	۲۱	۲۷	۴	۱۷	۴	۲۱
۵	۲۲	۲۸	۵	۱۸	۵	۲۲	۲۸	۵	۱۸	۵	۲۲
۶	۲۳	۲۹	۶	۱۹	۶	۲۳	۲۹	۶	۱۹	۶	۲۳
۷	۲۴	۳۰	۷	۲۰	۷	۲۴	۳۰	۷	۲۰	۷	۲۴
۸	۲۵	۳۱	۸	۲۱	۸	۲۵	۳۱	۸	۲۱	۸	۲۵
۹	۲۶	۱	۹	۲۲	۹	۲۶	۱	۹	۲۲	۹	۲۶
۱۰	۲۷	۲	۱۰	۲۳	۱۰	۲۷	۲	۱۰	۲۳	۱۰	۲۷
۱۱	۲۸	۳	۱۱	۲۴	۱۱	۲۸	۳	۱۱	۲۴	۱۱	۲۸
۱۲	۲۹	۴	۱۲	۲۵	۱۲	۲۹	۴	۱۲	۲۵	۱۲	۲۹
۱۳	۳۰	۵	۱۳	۲۶	۱۳	۳۰	۵	۱۳	۲۶	۱۳	۳۰
۱۴	۳۱	۶	۱۴	۲۷	۱۴	۳۱	۶	۱۴	۲۷	۱۴	۳۱
۱۵	۱	۷	۱۵	۲۸	۱۵	۱	۷	۱۵	۲۸	۱۵	۱
۱۶	۲	۸	۱۶	۲۹	۱۶	۲	۸	۱۶	۲۹	۱۶	۲
۱۷	۳	۹	۱۷	۳۰	۱۷	۳	۹	۱۷	۳۰	۱۷	۳
۱۸	۴	۱۰	۱۸	۳۱	۱۸	۴	۱۰	۱۸	۳۱	۱۸	۴
۱۹	۵	۱۱	۱۹	۱	۱۹	۵	۱۱	۱۹	۱	۱۹	۵
۲۰	۶	۱۲	۲۰	۲	۲۰	۶	۱۲	۲۰	۲	۲۰	۶
۲۱	۷	۱۳	۲۱	۳	۲۱	۷	۱۳	۲۱	۳	۲۱	۷
۲۲	۸	۱۴	۲۲	۴	۲۲	۸	۱۴	۲۲	۴	۲۲	۸
۲۳	۹	۱۵	۲۳	۵	۲۳	۹	۱۵	۲۳	۵	۲۳	۹
۲۴	۱۰	۱۶	۲۴	۶	۲۴	۱۰	۱۶	۲۴	۶	۲۴	۱۰
۲۵	۱۱	۱۷	۲۵	۷	۲۵	۱۱	۱۷	۲۵	۷	۲۵	۱۱
۲۶	۱۲	۱۸	۲۶	۸	۲۶	۱۲	۱۸	۲۶	۸	۲۶	۱۲
۲۷	۱۳	۱۹	۲۷	۹	۲۷	۱۳	۱۹	۲۷	۹	۲۷	۱۳
۲۸	۱۴	۲۰	۲۸	۱۰	۲۸	۱۴	۲۰	۲۸	۱۰	۲۸	۱۴
۲۹	۱۵	۲۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۵	۲۱	۲۹	۱۱	۲۹	۱۵
۳۰	۱۶	۲۲	۳۰	۱۲	۳۰	۱۶	۲۲	۳۰	۱۲	۳۰	۱۶
۳۱	۱۷	۲۳	۳۱	۱۳	۳۱	۱۷	۲۳	۳۱	۱۳	۳۱	۱۷

عذاب و دکھ اسے پہنچے گا لاریب
 سنا ہوں نہیں اک ماجرا اور
 قصیدہ میں یہ فرماتے ہیں حضرت
 خدا کے پاک فرمانا ہے ارشاد
 خوشی کے دن بس اب نزدیک
 کہ تو پہچان لے گا عید کا دن
 یہ ٹھہرائی علامت اس نشان کی
 رسالہ آپ کہے جو کرامات
 یہ ہے جو تھے قصیدہ میں لکھا حال
 یہ قبل از وقت شائع ہو چکا ہے
 سناؤں تیسرا الہام تم کو
 بلا شک ہے یہ اک سچی روایت
 یہ فرمایا ہوا ہے پیشوا سے
 بوقت صبح قنوطی اذکھ آئی
 ہوا یہ کشف ہیں بعد لوم مجھ کو
 کہ گویا اب کشادہ سماں ہے
 وہاں میں خود بھی ہوں اور خدا
 کہ اتنے میں وہاں اک شخص آیا
 اور اسکی شکل تھی بالکل ڈرائی
 بھرا تھا قہر اور غصے سے گویا
 کھڑا آکر ہوا وہ سامنے جب
 کہ ہے اسکی نئی شکل و نمائش
 گویا انساں نہیں قہری ملک ہے
 عیاں تھی اسکے چہرے وہ دہشت
 ہیں اس حالت میں اسکو دیکھتا تھا
 وہ لیکھو رام کہی اسے بتا دو
 فرشتے نے لیا اک اور بھی نام
 نہیں وہ نام مجھ کو یاد آتا
 نہیں ہے وہ کوئی مستور دشمن
 اسی حالت میں میں نے سمجھا
 یہ چوتھی پیشگوئی ہے پیارو

خبر دیتا ہے مجھ کو عالم الغیب
 عزیز و جان و دل سے تم کرو غور
 بشارت حق سے یہ پاتے ہیں حضرت
 کہ انعام خداوندی کرو یاد
 خدا جن میں نشان اپنا دکھائے
 خدا کے پاک کی تجسد کا دن
 کہ عید اس سے بہت نزدیک ہوگی
 وہاں اشعار میں لکھی ہے یہ بات
 عروہ ہوتے ہیں اسکو سننے پامال
 خدا کے فضل سے قصیدہ چکا ہے
 نہیں تا قدرت حق کی خبر ہو
 دوں اپریل کی سہمہ یہ حکایت
 کیا اتیر ہو یہ ایہ خدا سے
 نظارہ یہ دیا اس میں دکھائی
 خدا کی سمت سے مفہوم مجھ کو
 لگی لوگوں کی اک محفل وہاں ہے
 اٹھ بیٹھے ہیں کچھ شیخ اور شاب
 اسے بیٹھتے قوی اور تند پایا
 تہ تھی اس میں ذرا بھی مہربانی
 ٹپکتا توں تھا چہرے سے گویا
 ہوا معلوم مجھ کو اس طرح تب
 وہ ہے گویا کہ تو زہری یہ مائل
 خدا کے قہر کی اس میں بھلا ہے
 کہ اسکو دیکھ کر ہوتی تھی وحشت
 کہ اسنے آئے ہی یہ مجھ سے پوچھا
 جگہ کا اسکے تم مجھ کو بتا دو
 گویا اس سے ہی ہے اسکو کوئی کام
 و گرنہ دوستوں کو میں بتاتا
 بلا شک ہے کوئی مشہور دشمن
 کہ آیا وقت اب انکی سزا کا
 کرو غفلت نہ تم لے ہو شیرو

۱۹۴۲ء
جولائی

۱۹۴۲ء
جولائی

بہت سے نظم ایک ہند کی مشہور
ہیں وہ نظم رحمت ہے خدا کی
ہے انہیں قتل کا پورا ایشیا
کھپا نقشہ ہے وہاں و قضا کا
کہ مارا جائے گا دشمن خدا کا
یہاں کرتا ہوں میں اس نظم کی نقل
میں لکھ دیتا ہوں اس کا نظم پوری

ٹپکتا ہے ہر شے سے نور
صفت ہے انہیں احمد مجتبیٰ کی
اشعار سے ہے وہاں پنڈت کو مار
بنانا ہے ارادہ وہ خدا کا
لے گا اس کو بدلا دشمنی کا
کہ اس کو دیکھ کر آؤسے تمہیں عقل
کہ اس بن بات رہتی ہے ادھوری

جمرات	۱	۲۰	۹	۴	۱۸
جمعہ	۲	۲۱	۱۰	۵	۱۹
ہفتہ	۳	۲۲	۱۱	۶	۲۰
اتوار	۴	۲۳	۱۲	۷	۲۱
پیر	۵	۲۴	۱۳	۸	۲۲
منگل	۶	۲۵	۱۴	۹	۲۳
بدھ	۷	۲۶	۱۵	۱۰	۲۴
جمرات	۸	۲۷	۱۶	۱۱	۲۵
جمعہ	۹	۲۸	۱۷	۱۲	۲۶
ہفتہ	۱۰	۲۹	۱۸	۱۳	۲۷
اتوار	۱۱	۳۰	۱۹	۱۴	۲۸
پیر	۱۲	۳۱	۲۰	۱۵	۲۹
منگل	۱۳	۱	۲۱	۱۶	۳۰
بدھ	۱۴	۲	۲۲	۱۷	۳۱
جمرات	۱۵	۳	۲۳	۱۸	۱
جمعہ	۱۶	۴	۲۴	۱۹	۲
ہفتہ	۱۷	۵	۲۵	۲۰	۳
اتوار	۱۸	۶	۲۶	۲۱	۴
پیر	۱۹	۷	۲۷	۲۲	۵
منگل	۲۰	۸	۲۸	۲۳	۶
بدھ	۲۱	۹	۲۹	۲۴	۷
جمرات	۲۲	۱۰	۳۰	۲۵	۸
جمعہ	۲۳	۱۱	۳۱	۲۶	۹
ہفتہ	۲۴	۱۲	۱	۲۷	۱۰
اتوار	۲۵	۱۳	۲	۲۸	۱۱
پیر	۲۶	۱۴	۳	۲۹	۱۲
منگل	۲۷	۱۵	۴	۳۰	۱۳
بدھ	۲۸	۱۶	۵	۳۱	۱۴
جمرات	۲۹	۱۷	۶	۱	۱۵
جمعہ	۳۰	۱۸	۷	۲	۱۶
ہفتہ	۳۱	۱۹	۸	۳	۱۷

عجب نوریت در جان محمد
ز ظلمت ہا دسے انڈہ شود صاف
عجب دارم دل آں ناکسان
ندام تیج نفسے درد عالم
خدا ز ان سینہ بیزار است خدا
خدا خود سوز آں کریم دنی را
اگر خواہی نجات از مستی نفس
اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
اگر خواہی دلبے عاشقش باش
سرے دارم فدائے خاک احمد
یکسوئے رسول اللہ کہ مستم
دریں رہ گر کشدم در بسوزند
یکار دین نترسم از جہانے
بے سمل است از دنیا برب
خدا شد در ہمیش ہر ذرہ من
دگر استاد را ناسے ندانم
بدیکر دلبرے کارے ندارم
مرا آں گوشہ چشمے بیاید
دل زارم بہ پہلو یچ جوید
من آں خوش مرغ از مرغان قائم
تو جان نامتور کردی از عشق
درینا گر دہم صد جان دریں راہ
چہ سبیت باید اند این جوان

عجب لطیت در کان محمد
کہ گردد از محبت ان محمد
کہ رو تابند از خوان محمد
کہ دارد شوکت و شان محمد
کہ ہست از کینہ داری ان محمد
کہ باشد از عداوت ان محمد
بیاد در ذیل مستان محمد
بشو از دل ثنا خوان محمد
محمد ہست بر زبان محمد
دلہ ہر وقت قربان محمد
نثار روئے تابان محمد
نتایم روز ایوان محمد
کہ دارم رنگ ایمان محمد
بیاد حسن و احسان محمد
کہ دیدم حسن و چہان محمد
کہ خواندم در دبستان محمد
کہ ہستم گشتہ آن محمد
خوانم جز گلستان محمد
کہ بستیش بہ دامان محمد
کہ دارو جا بہ بستان محمد
فدایت جانم لے جان محمد
نباشد نیز شایان محمد
کہ ناید کس بمیدان محمد

قائم

۱۳۲۵ھ

۱۳۲۵ھ

۱۳۲۵ھ

۱۳۲۵ھ

اتوار	۱	۲۱	۸	۶	۱۶
پیر	۲	۲۲	۹	۷	۱۸
منگل	۳	۲۳	۱۰	۸	۱۹
بدھ	۴	۲۴	۱۱	۹	۲۰
جمعرات	۵	۲۵	۱۲	۱۰	۲۱
جمعہ	۶	۲۶	۱۳	۱۱	۲۲
ہفتہ	۷	۲۷	۱۴	۱۲	۲۳
اتوار	۸	۲۸	۱۵	۱۳	۲۴
پیر	۹	۲۹	۱۶	۱۴	۲۵
منگل	۱۰	۳۰	۱۷	۱۵	۲۶
بدھ	۱۱	۳۱	۱۸	۱۶	۲۷
جمعرات	۱۲	۱	۱۹	۱۷	۲۸
جمعہ	۱۳	۲	۲۰	۱۸	۲۹
ہفتہ	۱۴	۳	۲۱	۱۹	۳۰
اتوار	۱۵	۴	۲۲	۲۰	۳۱
پیر	۱۶	۵	۲۳	۲۱	۱
منگل	۱۷	۶	۲۴	۲۲	۲
بدھ	۱۸	۷	۲۵	۲۳	۳
جمعرات	۱۹	۸	۲۶	۲۴	۴
جمعہ	۲۰	۹	۲۷	۲۵	۵
ہفتہ	۲۱	۱۰	۲۸	۲۶	۶
اتوار	۲۲	۱۱	۲۹	۲۷	۷
پیر	۲۳	۱۲	۳۰	۲۸	۸
منگل	۲۴	۱۳	۳۱	۲۹	۹
بدھ	۲۵	۱۴	۱	۳۰	۱۰
جمعرات	۲۶	۱۵	۲	۳۱	۱۱
جمعہ	۲۷	۱۶	۳	۱	۱۲
ہفتہ	۲۸	۱۷	۴	۲	۱۳
اتوار	۲۹	۱۸	۵	۳	۱۴
پیر	۳۰	۱۹	۶	۴	۱۵
منگل	۳۱	۲۰	۷	۵	۱۶

لالے دشمن نادان و بیراہ
رہ مولا کہ تم کردند مردم
لالے منکر از شان محمد
کرامت گر چہ بے نام و نشان

بترس از تیغ بران محمد
بجو در آل و اعوان محمد
ہم از نور نمایان محمد
بیابنگر ز غلمان محمد

یہ بیستم پیشگوئی کا بیان ہے
ہوا تھا یہ اسی بلے میں الہام
ہے اس الہام میں خفی اشار
یہ پندت کے لئے الہام آیا
معاً وقت پر کھولا گیا خوب
چھٹے گھنٹے میں دن کے زخم کھایا
عزیز و سن لئے امام تم نے
جو پیشینگوئیاں تم کو سنائیں
کیا تھا چھاپ کر لوگوں میں انہما
بہت لوگوں نے جھٹلایا تھا انکو
ہوئے چھ سال سے جب پانچ پور
بہت اتر آئے اور منہ زوریاں کیں
قضا منستی تھی کرتے جب وہ ٹھٹھے
بلا شک یہ ذلیل و خوار ہونگے
ہوئی آخر کو پیشینگوئی پوری
ہوا جب پیشگوئی کا چھٹا سال
ہوئی ہم پر خدا کی مہربانی
کہ پندت کو کسی نے مار ڈالا
مقام قتل تھا پندت کا لاہور
یہاں آنا نہ تھا اس کو ضروری
چھٹی تھی مابین کی ہفتہ کا دن تھا
ہماری ہو چکی تھی عید رمضان
ذہ اپنے گھر میں بیٹھا تھا بہ آرام
محلہ تھ اہست آباد و گنجیان
وہاں پندت کی بیوی اور ماں تھی
وہ گھر پندت کے تھا اک آشنا کا

خدا کے پاک کی قدرت عیاں ہے
کہ چھٹے میں کام ہوگا اس کا تمام
کہ چھ برسوں میں جائیگا وہ مارا
قضا کا اس کی یہ پیغام آیا
چھٹی تھی مابین کی القضا مطلوب
قرشتہ کشف والا خوب آیا
خدا کے سن لئے پیغام تم نے
وہ قبل از وقت دنیا کو بتائیں
کہ واقف ہو ہر اک بیدین و دیندار
نہ تھا اللہ پر ایمان جن کو
تو اچھلے کوٹے جاہل اور ادھورے
عیان اندھوں نے اپنی کوہیاں کیں
کہ یہ سب روئیں گے آخر اکٹھے
کئی رسوا کئی فی التار ہو چکے
کہ ہونا اس کا تھا امر ضروری
تو حق نے کر دیا پندت کو پامال
خبر پہنچی یہ ہم کو ناگہانی
حدود زندگانی سے نکالا
جہاں ملتان سے پہنچا وہ فی الفور
ہوئی نئی زندگی پر اس کی پوری
کیا قاتل نے جب پندت پر حملہ
کہ پندت کی ہوئی یہ عید قرباں
بچے تھے پانچ اور نزدیک تھی شام
کئی اس گھر میں تھے موجود انسان
بڑی ہستی و آبادی وہاں تھی
اسی گھر میں تھا گھر والا بھی بستا

روز	تاریخ	روز	تاریخ	روز	تاریخ	روز	تاریخ
۱	۳۳	۸	۱۰	۱۴	۱۵	۲۰	۲۱
۲	۳۴	۹	۱۱	۱۵	۱۶	۲۱	۲۲
۳	۳۵	۱۰	۱۲	۱۶	۱۷	۲۲	۲۳
۴	۳۶	۱۱	۱۳	۱۷	۱۸	۲۳	۲۴
۵	۳۷	۱۲	۱۴	۱۸	۱۹	۲۴	۲۵
۶	۳۸	۱۳	۱۵	۱۹	۲۰	۲۵	۲۶
۷	۳۹	۱۴	۱۶	۲۰	۲۱	۲۶	۲۷
۸	۴۰	۱۵	۱۷	۲۱	۲۲	۲۷	۲۸
۹	۴۱	۱۶	۱۸	۲۲	۲۳	۲۸	۲۹
۱۰	۴۲	۱۷	۱۹	۲۳	۲۴	۲۹	۳۰
۱۱	۴۳	۱۸	۲۰	۲۴	۲۵	۳۰	۳۱
۱۲	۴۴	۱۹	۲۱	۲۵	۲۶	۳۱	۱
۱۳	۴۵	۲۰	۲۲	۲۶	۲۷	۱	۲
۱۴	۴۶	۲۱	۲۳	۲۷	۲۸	۲	۳
۱۵	۴۷	۲۲	۲۴	۲۸	۲۹	۳	۴
۱۶	۴۸	۲۳	۲۵	۲۹	۳۰	۴	۵
۱۷	۴۹	۲۴	۲۶	۳۰	۳۱	۵	۶
۱۸	۵۰	۲۵	۲۷	۳۱	۱	۶	۷
۱۹	۵۱	۲۶	۲۸	۱	۲	۷	۸
۲۰	۵۲	۲۷	۲۹	۲	۳	۸	۹
۲۱	۵۳	۲۸	۳۰	۳	۴	۹	۱۰
۲۲	۵۴	۲۹	۳۱	۴	۵	۱۰	۱۱
۲۳	۵۵	۳۰	۱	۵	۶	۱۱	۱۲
۲۴	۵۶	۳۱	۲	۶	۷	۱۲	۱۳
۲۵	۵۷	۱	۳	۷	۸	۱۳	۱۴
۲۶	۵۸	۲	۴	۸	۹	۱۴	۱۵
۲۷	۵۹	۳	۵	۹	۱۰	۱۵	۱۶
۲۸	۶۰	۴	۶	۱۰	۱۱	۱۶	۱۷
۲۹	۶۱	۵	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۱۸
۳۰	۶۲	۶	۸	۱۲	۱۳	۱۸	۱۹
۳۱	۶۳	۷	۹	۱۳	۱۴	۱۹	۲۰

شفا خانے میں لیجانے کی بھری
 جتوں میں تھا اس کے ایک عجیب عم
 گئے اس کو شفا خانے میں لیکر
 گیا منگل پہ ان کے آدمی جب
 ہوئی پیری کے آئیں تو کچھ دیر
 زباں پر تھا یہ اس کے ہائے نفیر
 کوئی لیتا نہیں میری خبر لائے
 انہی لفظوں کی وہ کرتا تھا نذر
 ہوا افسر لوں کا آ کے موجود
 کہ لے سکتا تھا وہ اس کے اظہار
 کلوار فارم جب اس کو سو گمایا
 ہوئی اس زخم کی پھر خوب پڑناں
 سیا آخر کو اس کا زخم سارا
 مگر پہنچا تھا اس کو زخم کاری
 نہ بیوی یاں تھی اس کے نہ ماں تھی
 دیا اس نے نہ اپنا کوئی اظہار
 نہ اس نے نام قاتل کا بتایا
 بوقت صبح اس کے یار آئے
 وہ آئے پر اسے ہرگز نہ پایا
 کلجہ جبر کر تشر سے دیکھا
 عزیزوں کو ملی وہ لاش اتر
 دوبارہ وہاں لیا پھر اس کا فوٹو
 ہوئی پینڈت کی پھر تجہز و تکفین
 کئے تھے آریا نے خوب ہی ٹھاٹ
 بکاری ماں کی وہ فریاد و زاری
 کلجہ قوم کا پھٹتا تھا مستکر
 چلے گئے کہ جنازہ آ کر کار
 صراٹھتی تھی غم کی ہر طرف سے
 جنازہ پر بہت سے بھول ڈالے
 تکلف سے جنازے کو سجا یا
 طیکے خرچے کئے خوب ہی دام

کہ تھلک دے گیا تھا زخم میری
 عزیزوں میں تھا اس کے سخت ماتم
 مگر صاحب نہ تھے حاضر وہاں پر
 وہاں تشریف لائے ڈاکٹر تپ
 یہ تھا مقتول کی تقدیر کا پھیر
 کوئی کرتا نہیں سپہ میری تدبیر
 نہیں قسمت کا میری ڈاکٹر لائے
 کہ آیا ڈاکٹر وہاں آ کر کار
 مگر آنا نہ ہوا اس کا بے سود
 وہاں پیری تھے پریشان یہ طیار
 تو بعد اس کے نہ اس کو ہوش آیا
 مگر تھا اس بجائے کا بڑا حال
 کیا اپنی طرف سے خوب چارا
 ہوئی پینڈت یہ آخر موت طاری
 شفا خانہ میں نکلی اس کی جاں تھی
 ہوا ایٹب چاہ وہ دنیا سے طیار
 نہ وہ کوئی وصیت متہ پہ لایا
 غم و اندوہ کے آنسو بہائے
 پھر اس کو ڈاکٹر نے آڑیا
 دوبارہ اس کو پھر اندر سے دیکھا
 وہ اس فرسے کو لائے شہر میں پھر
 کہ ہو تقسیم اس کے دوستوں کو
 جنازہ کی ہوئی تھی خوب تریش
 کہ پینڈت کو آتاریں آخری گھاٹ
 وہ پھر دلی کی اس کی بے قراری
 گویا لگتے تھے ان کے دل میں شستر
 ہونے ہر اک طرف سے جمع سیار
 چلے لیکر اسے عزت و شرف سے
 رواں تھے اس کے پیچھے سارے لالے
 گشاوہ دل سے تھا پیسہ لگایا
 ہوا پینڈت کا نام اور قوم کا کام

۱۹	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰																						
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶																																																																																				

پرا تھا آری اس کے گھر میں ماتم
یہی کہتے تھے ہندو رام جی رام
گئے مرگھٹ میں بیکرا کی ادھی
ہوئے سب آریا کے جمع سیردار
جنازہ پر ہوئی جو اس کے فقیر
ہوئی پینڈت کی پہلے خوب تعریف
پٹوا ہمدردیوں کا خوب انہار
کہا پھر جھوڑو آپس کی نکار
تم اپنے نفرتے بالکل مٹا دو
دوئی کو چھوڑ دو تم ایک ہو جاؤ
کر دو آپس میں بل جل کر ہر اک کام
ملو آپس میں ماسی اور گھاسی
اگر رکھو گے تم یہ جنگ جاری
سد اتم روؤ گے دشمن نہیں گے
زبانے میں نہیں اپنے کی بھڑاک
ٹپے کی خاک میں عزت نہاری
یہ قومی مرتبہ سب کو سسنا یا
وہاں ہر ایک کو افسوس آیا
کیا پینڈت کے سر کا
ہوئے اسنے راکھ بھی اسکی آزادی
جہین دیر غرض پھرتے سب بار
سماجوں میں اٹھا اک شور و غوغا
کئی اخبار چلائے رہے خوب
ہو ایجاب میں اک سخت ماتم
بہت کی آریا نے ہم سے کھنڈت
ہم سے پیشوا کو گالیاں پڑیں
وہ سب کرتے پھرے قاتل کی تحقیق
کہ تضادہ کون اور کسجاسے آیا
کئی لوگوں کو پکڑا اور پھانسا
مسلمانوں کو دی تکلیف بے جا
تلاشی قادیان کی بھی کرائی

ہر اک ہندو کو تختا اندر دھارم
دلوں کا اڑ گیا تھا انکے آرام
غرض پوری ہوئی مولائی مرضی
ہوا تقریر کا داس گرم بازار
خلاصہ اس کا میں کرتا ہوں تحریر
بیاباں ہوتی رہی داس اسی توصیف
مسلمانوں پہ بھی نفرت کی بھرا
ذرا غفلت کو چھوڑو ہو خیر داس
دلوں سے بعض دیکھنے تم نکالو
بدی سے نویر کر لو نیک ہو جاؤ
کہ ہو آغاز اچھا نیک انجام
کرد شکوے گلے سے اپنے پاسی
تو ہوئی قوم کی سبے اعتباری
ہر اک جانب سے اولیے کیسے
جہاں میں قوم کی کٹ جائیگی ناک
بلاشبک تم کو حاصل ہوگی خواری
وہ رو آسپ لوگوں کو رو لایا
لگائی آگ اس کشتی کو جلایا
کیا اپنا ہر اک دستور پورا
وہاں دریائے راوی میں پہاڑی
دیئے ہر سمت اسکی موت کے تار
زمانے میں رہا کچھ روز جرجرا
مسلمانوں پر پڑے تھے سبے خوب
سباجوں میں رہا کچھ دن بڑا غم
گویا بارگشاہم نے ان کا پیڑٹ
بہت پیچھے بڑی ریڑا وہاں لیں
ہو لیکن نہ اتنی یہ بھی نصیب
بہت ڈھونڈا پتا اس کا نہ پایا
دیاس رکار کو ہر جہد جھانسا
دیکھا یا بے قصور وہاں کا بچہ
مگر وہاں سے نہ امت نہ تھ آئی

بدر	۱	۲۷	۹	۱۲	۱۴
جمرات	۲	۲۵	۱۰	۱۳	۱۶
حبہ	۳	۲۶	۱۱	۱۴	۱۸
ہفتہ	۴	۲۷	۱۲	۱۵	۱۹
اتوار	۵	۲۸	۱۳	۱۶	۲۰
پیر	۶	۲۹	۱۴	۱۷	۲۱
منگل	۷	۳۰	۱۵	۱۸	۲۲
بدر	۸	۳۱	۱۶	۱۹	۲۳
جمرات	۹	۱	۱۷	۲۰	۲۴
حبہ	۱۰	۲	۱۸	۲۱	۲۵
ہفتہ	۱۱	۳	۱۹	۲۲	۲۶
اتوار	۱۲	۴	۲۰	۲۳	۲۷
پیر	۱۳	۵	۲۱	۲۴	۲۸
منگل	۱۴	۶	۲۲	۲۵	۲۹
بدر	۱۵	۷	۲۳	۲۶	۳۰
جمرات	۱۶	۸	۲۴	۲۷	۳۱
حبہ	۱۷	۹	۲۵	۲۸	۱
ہفتہ	۱۸	۱۰	۲۶	۲۹	۲
اتوار	۱۹	۱۱	۲۷	۳۰	۳
پیر	۲۰	۱۲	۲۸	۳۱	۴
منگل	۲۱	۱۳	۲۹	۱	۵
بدر	۲۲	۱۴	۳۰	۲	۶
جمرات	۲۳	۱۵	۳۱	۳	۷
حبہ	۲۴	۱۶	۱	۴	۸
ہفتہ	۲۵	۱۷	۲	۵	۹
اتوار	۲۶	۱۸	۳	۶	۱۰
پیر	۲۷	۱۹	۴	۷	۱۱
منگل	۲۸	۲۰	۵	۸	۱۲
بدر	۲۹	۲۱	۶	۹	۱۳
جمرات	۳۰	۲۲	۷	۱۰	۱۴
حبہ	۳۱	۲۳	۸	۱۱	۱۵

مسلمانوں میں اٹھا اس کے اک خوش
 ٹالا ہور میں اک تفرقا تھا
 کہ نوبت سر پھول تک نہ آئی
 کشیدہ تھے مسلمانوں سے ہندو
 بہت تھا آریا نے غل مچایا
 لگی تھی آگ آگ سینوں میں آگے
 کمر ظلم و ستم پر سخت ماندھی
 مسلمانوں کے بچوں کو دیا زہر
 کئی مسلم اسی صورت سے مارے
 ہر اک جانب سے آئیل سی خبریں
 کیا ہو گا کسی جاہل نے یہ کام
 پڑی کچھ روز آپس میں بڑی جھوٹ
 مسلمانوں کو جب اس کا ہوا فہم
 لگے کرنے ہر اک ہندو سے پرہیز
 مٹھائی اور پکڑے خود بنائے
 گھلیں چاروں طرف قومی کانیں
 کئی بیکار پھرنے لگے جو ناداں
 مسلمانوں نے کی دوکانداری
 انھیں اپنی کمائی کی پڑی فکر
 رہا یہ غل غبارہ کچھ دنوں تک
 کیا جب ہندوؤں نے دلیں لیجا
 وہ رفتہ رفتہ آخر ہو گئے نرم
 وفاق و آشتی کرنے لگے پھر
 مسلمانوں نے بھی دیدی معافی
 ہوئی دلیں بہت مسرور سرکار
 ہمارے دل کو بھی پہنچی مسرت
 نہیں ہے دشمنی ہم کو کسی سے
 ہمیں خود آپ ہے درپیش مرنا
 نصیحت کے لئے لکھا ہے قصہ

تو آئی آریا کو اک ذرا ہوش
 مگر اس شہر پر فضل خدا تھا
 خدائے آبرو سب کی بچائی
 ترقی برعداوت تھی ہر اک سو
 عوام آلت اس کو تھا درغلایا
 ترقی تھی بہت کینوں میں آگے
 فساد و جی جلائی خوب آندھی
 بہت ہی ظالموں نے کیا قہر
 گئے دھوکے میں مارے وہ بچارے
 ہوئیں آبادناشادوں کے قبریں
 مگر ہندو ہوئے سب اسمیں بدنام
 حجت اور مروت سب گئی چھوٹ
 تو آپر بھی ہوا غالب بہت دہم
 غضب کی آگ آپس میں ہوئی تیز
 بہت سوئے دکاؤں میں لگائے
 کہ تاضلع نہوں لوگوں کی جانیں
 انھیں ماتھے آگیا روزی سالماں
 ہوئی تب ہندوؤں کو بے قراری
 گئے وہ بھول لیکھو رام کا ذکر
 اٹھائی ہندوؤں نے آتش رک
 تو ان قضیوں میں نقصان دکھا
 غضب کے بدلے انکو آگ کی شرم
 محبت کا وہ دم بھرنے لگے پھر
 ہوئی پھر دوستی لیکن حلائی
 کہ آساں ہو گیا یہ کار و شوار
 ہوئی معدوم آپس کی مصرت
 کہ ہیں سب آدمی بندے خدا کے
 کسی دن ہے یہاں سے کوچ کرنا
 لیا ہے خیر اندیشی سے حصہ

کسی کو سننے ہو شاید ہدایت

یہی سے میری سرور دی کی غایت

ہمارے بزرگانِ ملت اور مبلغین کو کون کون کن مضامین کے موزون ہیں؟

یوں تو ہمارے تمام بزرگ ہی قابلِ قدر و مقربین اور وعظین ہیں اور ہر اک جدا گانہ اپنی تئذیر آپ رکھتے ہیں مگر بعض بزرگوں کو بعض خصوصیات میں نمایاں کرتا ہوں

(۱) حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بڑکاپہ کے علامہ ہیں۔ آپ اپنے خطبہ اور لکچر میں اس کے ہر ایک کلمہ پر نظر عمیق فرما کر ہر اک کلمہ کو نہایت وضاحت و مشرح اور خوب کھول کر بیان کرتے ہیں قرآن کریم کی تفسیر دانی کا آپ کو خاص ملکہ ہے۔ اور آپ بہت دیر تک بھی وعظ بیان کر سکتے ہیں +

(۲) قاضی سید امیر حسین صاحب آپ احمدیہ مدرسہ کے اعلیٰ مدرس ہیں۔ اور آپ کو جب بھی تقریر کا موقع ملتا ہے تو پنجابی زبان میں ایسی تقریر کرتے ہیں جس کا سامعین پر اثر ہوتا ہے اور اپنے وعظ میں کھلے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور انکو احادیث کا بہت بڑا علم ہے اور فقہ کے بھی آپ بڑے ماہر ہیں +

(۳) حضرت میر محمد اسحق صاحب مولوی فضل۔ آپ ایک قابل اور جلیل القدر لکچر ایر ہیں۔ تخریر و تقریر دونوں میں آپ بی نظیر ہیں۔ حاضر جوابی میں آپ ہمیشہ ہیں۔ مخالف کے اعتراض کا دندان شکن جواب بیک وقت کر دیتے ہیں۔ آپ کی تقریر و تخریر میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ آپ جس مسئلہ کا بھی اظہار کرنا چاہتے ہیں خواہ تقریر میں یا تخریر میں انکو تکرار کے ساتھ واضح طور پر بیان کرتے ہیں جس سے سامعین پر دلکش اثر پڑتا ہے اور گویا وہ مسئلہ ہر جھوٹے بٹے کو یاد ہو جاتا ہے۔ آپ کی تقریر کے اکثر احباب شائق رہتے ہیں بحث مباحثہ میں آپ اپنے فریقی مخالف کو بھی سمجھا کر لاجواب کر دیتے ہیں +

(۴) حافظ روشن علی صاحب۔ آپ ایک روشن ضمیر قابل قدر لکچر ایر اور مبلغ ہیں۔ آپ کے لکچر حقائق اور معارف میں پُر ہوتے ہیں۔ آپ کی تقریر روحانی امور میں غرق ہوتی ہے۔ آپ نہایت بلند آواز سے بہت دیر تک لکچر دے سکتے ہیں بحث مباحثہ میں بھی آپ بی نظیر مباحث ہیں آپ میں خاص وصف یہ ہے کہ عربی اردو کتاب کو محض سنکر یاد کر لیتے ہیں +

(۵) شیخ عبد الرحمن صاحب مصری۔ مولوی فضل۔ آپ بھی ایک قابل عزت لکچر ایر ہیں۔ اور اپنے لکچر کو بہت وسیع بیان فرما سکتے ہیں۔ آپ احمدیہ مدرسہ کے سٹیڈ ماسٹر ہیں۔ چونکہ آپ نے خود مصر میں جا کر تعلیمی کورس پورا کیا ہے۔ اس لئے آپ تعلیمی امور میں ایک خاص علم رکھتے ہیں۔ اور چونکہ آپ نو مسلم ہیں۔ آپ ہر مذہب و ملت کی کتابوں کا مطالعہ کئے ہوئے ہیں۔ اور بہت اعلیٰ منظر بھی ہیں۔ فریق مخالف سے نہایت واضح طور پر بحث کر سکتے ہیں +

(۷) مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل منشی فاضل۔ آپ اگرچہ بہت لمبی چوڑی تقریر نہیں کر سکتے مگر تاہم زیادہ سے زیادہ دو ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت اطمینان اور بر داری اور مدلل طور پر بیان کر سکتے ہیں اور جس مسئلہ کو بیان کرتے ہیں اسکو نہایت عمدگی سے نبھاتے ہیں۔ آپ کی تحریر ماشاء اللہ بڑی شستہ مصنفہ موزون اور وضاحت کے ساتھ ہوتی ہے۔ فارسی میں آپ کمال رکھتے ہیں۔ آپ ایک خاص جوہر ہے کہ آپ کو قرآن و حدیث کے حوالوں کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی جملہ تصانیف کے اکثر حوالے از بر یاد ہیں۔

(۸) مولوی فضل الدین صاحب وکیل اگرچہ کچھ دے سکتے ہیں اور مباحثہ بھی کر سکتے ہیں لیکن دو سہ مبلغین کی طرح زیادہ مشاق نہیں ہیں مگر وکیلانہ بحث کریں کمال رکھتے ہیں اور مضمون کے لکھنے میں آپ اعلیٰ قیمت رکھتے ہیں۔ جو کتاب آپ لکھتے ہیں وہ نہایت مدلل ہوتی ہے مقدمات کی چھان بین میں قابل قدر ملاحظہ کرتے ہیں۔

(۹) مولوی شہیر علی صاحب بی اے بانٹگری اردو کے اعلیٰ سے اعلیٰ مدلل مضمون لکھ سکتے ہیں۔ آپ مدت تک ریویو آف الیگزینڈر کے ایڈیٹر رہے ہیں اکثر اوقات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی غیر حاضری میں آپ ہی کو ایلیگزینڈر مقرر کر کے جایا کرتے ہیں۔ آپ نہایت متقی و پرہیزگار سیدھے سادے اور صاف گو ہیں باوجود آپ کی آبادی میں رہنے کے پانچوں وقت اتنی دور سے چلکرتے ہیں۔ اور مسجد مبارک میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ آپ کی تقریر اور خطبوں وغیرہ میں نہایت بھولا پن ہوا کرتا ہے۔ آپ خوش خلق و صلہ کتنا بجا اور درست ہے۔

(۱۰) جناب میر تقی علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق سے اکثر احباب واقف ہیں کہ آپ باوجود ایک اعلیٰ مضمون نویس و ایڈیٹر ہونیکے نہایت قابل لکچرار اور مناظر ہیں۔ اکثر غیر احمدی آپ سے واقف ہیں۔ خصوصاً آریہ سماج اور گنڈ امترسری ٹولہ۔ آپ سے مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں خوف اور دُرسوس کرتے ہیں۔ آپ کے اندر یہ ایک نصف اور خوبی ہے کہ اپنی تقریر کو اعلیٰ بنانے کیلئے وہ رحبنہ اور زبردست دارالفاظ استعمال کرتے ہیں کہ جس سے مد مقابل کے سینہ میں ایک ٹپس لگتی ہے۔ اَلْحَقُّ مَرَّ کما تحت اس کو لا جواب ہونا پڑتا ہے۔

(۱۱) شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور آپ نو مسلم ہیں۔ اپنی قوم کھوں کے لئے برابر تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ ایک پندرہ روزہ اخبار انکی اصلاح اور خیر خواہی کیلئے جاری کیا ہوا ہے۔ اور حال ہی میں قرآن کریم کا ترجمہ گورکھی زبان میں چھاپ کر شائع کیا ہے۔ اور کچھ قوم کیلئے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں آپ کی تقریر لا جواب ہوتی ہے آپ اپنے مضمون کی وہ اعلیٰ ترتیب رکھتے ہیں جس سے سامعین پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ انہیں کی کتابوں سے حوالے دے دیکر بیان کرتے ہیں کہ آریہ سماج کیا سکھ صاحبان کیا کہ ان کو جواب بن نہیں پڑتا۔

(۱۲) مولانا مولوی صوفی غلام رسول صاحب فاضل راجکی مشہور و معروف قابل قدر لکچرار مباحث اور مبلغ ہیں پنجابی اور اردو زبان بلکہ عربی زبان میں بھی دھنڈا اور کچھ دے سکتے ہیں۔ نہایت فصیح و بلیغ تقریر فرماتے ہیں۔ آپ کی

قصاحت و بلاغت کا عام شہرہ ہے تصوف میں آپ کی بڑا دخل ہے۔ اپنی صوفیانہ تقریر سے متبعین کو اپنا منوالا بنالیتے ہیں۔ قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کرنے کا آپ کو خاص عشق ہے۔ بحث مباحثہ میں آپ نہایت قابل قدر مناظر ہیں۔

(۱۴) ابو عبید اللہ حافظ مولوی غلام رسول صاحب زیر آبادی۔ آپ شہید مارشیس کے پیر مرگوار ہیں آپ نہایت تجربہ کا مبلغ و اعظ ہیں۔ اردو زبان میں بھی آپ وعظ کر سکتے ہیں لیکن پنجابی زبان میں آپ کو تقریر کرنے کی بہت زیادہ مہارت ہے۔ خصوصاً آپ سورت میں نہایت اثر کر نیوالا وعظ بیان فرماتے ہیں۔

(۱۵) حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ آپ کے نام نامی سے احمدی جماعت خوب اچھی طرح واقف ہے۔ آپ نہایت ذی عزت لکچرار ہیں۔ آپ انگریزی اور عربی عبرانی وغیرہ زبانوں کے ماہر بلکہ فاضل ہیں۔ مذہب عیسوی کی معلومات میں آپ کو خاص دخل ہے اور حضرت مسیح موعود کی سیرت اور یاد حبیب میں آپ بے نظیر تقریر فرما سکتے ہیں آپ کی یورپ۔ امریکہ ممالک کی ہفت سالہ رہائش نے ہزاروں سچے و خوشنترک سے نجات بخشی۔

(۱۶) مولوی عبدالرحیم صاحب تیر۔ آپ بھی اکثر احباب خوب واقف ہیں کہ آپ نے نائجیریا۔ افریقہ میں ہزاروں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ آپ انگریزی میں اعلیٰ لکچر بیان کر سکتے ہیں۔ اردو تقریر آپ کی نہایت پُرورد اور با اثر ہوتی ہے۔

(۱۷) چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ نہایت فہیم اور ذہین اور منتظم لکچرار ہیں۔ آپ نے ہی ابتداء میں لندن میں احمدیت کی آپاشی کی۔ اور احمدیت کو کھلے طور پر پہنچایا۔ اور آپ ہی ہیں جنہوں نے عقل و دانائی سے کام لیتے ہوئے تبلیغ ملکات میں اعلیٰ کام کیا۔ اور ملکات کو تباہ ہوتے ہوئے بچا لیا۔ آپ کی تقریر پر جوش ہوتی ہے۔

مئے عرفان خاص کی حقیقت

زبان مبارک

حضرت ذی الاحترام خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ عنہ العزیز

درمیاں میں ہوں نہ سو توں میں نہ مبداروں میں ہوں
لوگ گم سمجھیں تو میں اگ میں ہی ہشیاروں میں ہوں
پر قدم ڈھیلانہو۔ میں تیر فستا روں میں ہوں
مغرض انازاں ہوں میں سپر کرے خواروں میں ہوں
میں کہوں کس منہ سے انکو میں وفاداروں میں ہوں

اسکی چشم نیم داکے میں بھی سرشاروں میں ہوں
گر داس کے گھومتا ہوں روز و شب دیوانہ وار
ہم سفر سنبھلے ہوئے آنا کہ رستہ ہے خراب
خود پلائی ہے مجھے اُس نے مئے عرفان خاص
پائی جاتی ہے وفا جو اس میں۔ مجھ میں وہ کہاں ؟

ہدایات مبلغین

(۱) تبلیغ پر جاتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے بقیۃ نیکانہ در خدا تعالیٰ کی مرضی پر پیش نظر ہو +
(۲) گھر سے نکلنے ہوئے کہے کہ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ اور بہت استغفار پڑھنا ہو اچانکے۔ تبارک تعالیٰ کمزوریوں پر پردہ ڈال کر خدمتِ دین کا کام لے لے +

(۳) سورہ فاتحہ اور درود شریف کا بہت ورد رکھے۔ نمازوں کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر پڑھے۔ اور کچھ دیر خاموش بیٹھ کر ذکر الہی کرے۔ اس سے نورِ قلب پیدا ہوتا ہے +

(۴) راستہ میں لوگوں سے ہرگز غریب طور پر باتیں نہ کرتا جائے۔ غر انسان کو نیکی سے محروم کر دیتا ہے +
(۵) جہلستی میں داخل ہو۔ جس وقت وہ نظر آوے مندرجہ ذیل مسنون دُعائے کم از کم تین دفعہ خشوع و خضوع سے پڑھے۔ نہایت مجرب اور مفید ہے +

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ اَلْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ
لے اللہ سات آسمانوں کے رب اور ان کے خیر سایہ ڈالے ہوئے ہیں۔ اور ساتوں زمینوں کے رب
وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيْطٰنِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْبَرِّيَّةِ وَمَا اَظْلَلْنَ
اور اس کے جس کو یہ اٹھائے ہوئے ہیں اور شیطانوں کے رب اور ان کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں کو اور ہونے کے رب اور
فَاِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا
اُن چیزوں جو کہ وہ بکھیرتی ہیں۔ ہم تجھ سے اس گاؤں کی بھلائی اور اس کے رہنے والوں کی بھلائی چاہتے ہیں اور جو کچھ ہمیں ہے
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ
اور ہم پناہ مانگتے ہیں اس گاؤں کی بدی سے اور اس کے رہنے والوں کی بدی سے اور جو کچھ ہمیں بدی ہے اللہ
بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا جَنّٰهَا وَحَبِيْبَنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِيْب
ہمیں برکت دے اس میں۔ لے اللہ نصیب کر ہم کو اس کی بیوہ خوری اور رحمت دے ہماری اسکے رہنے والوں کو اور رحمت دے
صَارِحِيْ اَهْلِهَا اَلْبَيْنَا +
ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی +

عجیب و غریب منجی { گل سنج - دانہ لالچی کلاں - کتنہ - پوست بادام سوختہ - پھسکری - باریک پسیر کر
۱ ماشہ ۲ ماشہ ۳ ماشہ ۴ ماشہ ۵ ماشہ
دانتوں پر ملیں - گوشت خورہ اور بہت سے امراض میں مفید ہے +

طریق استخاره

یہ بہت پسندیدہ امر ہے کہ ہوائے احباب تمام غیر معمولی کاموں کے متعلق استخارہ کرینی عادت میں
اہم کاموں میں مثلاً کسی کو دوکان یا کاروبار میں شریک بنانے میں۔ رشتے نامط قائم کرنے میں۔ دوستی لگانے
میں کسی کو ہم سفر یا طالب علم بنانے میں استخارہ کر لیا کریں۔ چنانچہ استخارہ کا طریق درج ذیل کیا جاتا ہے۔
سولہ اُن اوقات کے جن میں نوافل کا پڑھنا ممنوع ہے مثلاً صبح صادق کے پھٹنے سے طلوع آفتاب
تک۔ یا نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک۔ غرض ممنوعہ کو مد نظر رکھ کر کسی وقت دو رکعت نماز نفل
پڑھی جائے اس کے بعد دُعاے مندرجہ ذیل بعد فراغت از نماز مانگ اٹھا کر پڑھ لی جائے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ
اے اللہ میں تیرے علم سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت میں سے طاقت مانگتا ہوں اور

اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ وَ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ
تیرے فضل عظیم میں سے فضل مانگتا ہوں۔ کیونکہ تو سب طاقتوں والا ہے میں بیکس ہوں اور

تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ
تو علیم ہے میں جاہل ہوں اور تو غیب کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے

تَعْلَمُ اَنْ هَذَا اَمْرٌ خَبِرْتُ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِ اَمْرِیْ
علم میں یہ کام میرے دین و دنیا اور عاقبت کے لئے اچھا ہو

فَاَقْدِرْ لِّیْ وَ یَسِّرْ لِّیْ ثُمَّ بَارِكْ لِّیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ
تو اسے میرے لئے مقدر کرے۔ اور میرے لئے آسان کرے۔ پھر مجھے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں

هَذَا اَمْرٌ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ
یہ کام میرے دین و دنیا اور عاقبت کے لئے بُرا ہو تو اس کام سے مجھ کو دُک

وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اَقْدِرْ لِّیْ الْخَیْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ
اور مجھے اس سے پھیر دے اور جیسے بھی یہ کام ہو مجھے اس میں خیر دے اور مجھے اس سے راضی کر دے

استخارہ کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کو اپنا مشیر بنا لیتا ہے استخارہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت طلب کرنا

طاعون کا علاج { سچی توبہ۔ عاجزانہ دُعا۔ کثرت استغفار۔ اعمال میں اصلاح۔ اور
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر امامِ وقت کی بیعت کرنا

مریم صدیقہ کی آئین

بنت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

بزدبان مبارک

عالی حضرت آقائی مولائی خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

✽

اللہ کا ہے یہ اُسپہ احساں
اب باقی ہے مطلب اور عرفاں
انگو بھی کرے وہ اُسپہ آساں - آئین
کارل ہو ہر اک جہت سے ایساں -
سایہ رہے اُسکے سر پہ ہر آں -
ہر دم رہے دُور اس سے شیطاں -
پھیلا رہے خوب اس کا داناں -
ہو عادتِ مہر و لطف و احساں -
دل نور و وفا سے میرتا باں -
میدانِ خیاں صد گلستاں -
مُنہ حکمت و علم سے دُرا فشاں -
پیدا کرے خرمی کے سماں -
ہوں چھوٹے بڑے سبھی ثنا خواں -
مولا کی رضا کی ہو یہ جو یاں -
ہر لحظہ رہے یہ زیرِ خرماں -
بیٹھے ہیں تمام لوگ جو یاں -

مریم نے کیا ہے ختم قرآن
الفاظ تو پڑھ لئے ہیں سارے
اللہ سے یہ میری دُعا ہے
توفیق ملے اُسے عمل کی
مولا کی عنایت و کرم سے
حلقے میں ملائکہ کے کھیلے
ہو فضلِ خدا کی اُسپہ بارش
ہو مرحم زخمِ دل شکستہ
سروقتِ خیالِ یارِ ازلی
ہو عرصہ فشرِ آشکِ گلشن
آنکھوں میں حیا چمک رہی ہو
فکروں سے خدا اُسے بچائے
ہو دونوں جہاں میں معزز
مرضی ہو خدا کی اس کی مرضی
سب عمر بسر ہو انقتا میں
آئین کہیں مری دُعا پر

مولا سے دُعا ہے پیاری بہنو

تم کو بھی دکھائے وہ یہ خوشیاں

آئین

غم و الم میں قلبی حالت

افرمود

عالی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مری جان و دل کے مالک مری جان بکل رہی ہے
ہمیں بجز دُعا کے پوسٹ کے رہا کوئی بھی چارہ
کبھی وہ گھڑی بھی ہوگی کہ کہوں گا یا الہی
تیری یاد چٹکیوں میں مرے دل کو مل رہی ہے
کہ غم و الم کی مچھلی مجھے نکل رہی ہے
مری عرض تو نے سن لی۔ وہ مجھے اگل رہی ہے

حقیقی تبلیغ کا جوش

بہشت گوئی کا جب انجام ہو یا ہوگا
احمدیت ہی کا اب نام دو یا لا ہوگا
ذکر جس جا پہ سب جائے زمان کا ہوگا
کوئی برباد و ذلیل اور کوئی رسوا ہوگا
احمدی نام کو جس شخص نے پایا ہوگا
لے مخالف تیرے جیلوں سے بھلا کیا ہوگا
حضرت احمدؑ کو ڈونے یہ لکھا ہے
احمدی جو نہیں ہوتا ہے وہ دل کا مردہ
بہشت گوئی ہے یہ باصور خدا کی پیار
دشمنی تیری یہ لے غیر مبالغہ تجھ کو
ہوئے منصور ہیں اللہ کے بند مقبول
دیکھ لینا یہ عجب کام کرے گا یا رو
دشمن حق تجھے اس وقت کھلا گا یہ راز
ہے عین فتنہ و شوخی و شرارت تیری
دشمنی ان کو جو یا میں ہے حق سے ہر دم

کوئی دیوانہ بنے گا کوئی شہید ہوگا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا
بھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
شغل تبلیغ میں مصروف ہمیشہ ہوگا
احمدیت کا نہ اک بال بھی ہینکا ہوگا
اس جماعت کا ہر اک ملک میں چرچا ہوگا
اس میں داخل جو کوئی ہوگا وہ زندہ ہوگا
جانشین بعد مرے اک مرا بیٹا ہوگا
یاد جب آئے گی جب غرق سفینہ ہوگا
کامیابی میں نہ انجام تمہارا ہوگا
اس کی تبلیغ کا ہر اک ملک میں چرچا ہوگا
جب کہ موعود پسر مصلح دلا ہوگا
تیری ان بھونکوں کا کچھ بھی نہ نتیجہ ہوگا
ان کی قسمت میں خدا نے یہی لکھا ہوگا

اسلام کی حالتِ ار

ہر کسے درکار خودیادین احمد کار نیست
 نفس کے بندے ہیں سب کچھ بھی نہ دیں سے کار ہے
 حیف بر حشمتی کہ انہوں نیز ہم ہشیار نیست
 چشمِ مسلم ایک بھی اب تک نہیں ہشیار ہے
 پیچود از تو امید یا خود بخت میں بیدار نیست
 نیند سے جاگو کسی کا بخت اگر بیدار ہے
 آنچہ مے بنیم بلا حاجت اظہار نیست
 جو بلا دیں پیر پڑی کب قابل اظہار ہے
 دیدنش از دور کار مردم دیندار نیست
 جو کجا اس میں کوششِ مسلم دیندار ہے
 حرمِ ایں در و باجر عالم اسرار نیست
 راز دار اس حال کا وہ عالم اسرار ہے
 زہرے نوشیم لیکن زہرہ گفتار نیست
 زہر پیتے ہیں نہ لیکن طاقتِ گفتار ہے
 اے دینِ ابنِ میکے را ہیج کس غمخوار نیست
 دینِ میکے کا بھی عالم میں کوئی غمخوار ہے
 اے عجب ایں مردماں را ہر آن دلدار نیست
 حیف دل میں خلق کے کم الفتِ دلدار ہے
 کایں ہمہ خود و سخاوت و دروہ و اداریست
 ایک درہم بھی نہ خیراتِ روہ دادار ہے
 لطف کن بارِ نظر بر اندکِ بسیار نیست
 شوق سے لاؤ جو کچھ بھی اندکِ بسیار ہے

یکے شہر دین احمد ہیج تویش ویا نیست
 آج میکے دین احمد ہے نہ کوئی یار ہے
 ہر طرف سب غلالتِ صدر ہزاراں تن بود
 غرقِ سبیل گر ہی لاکھوں مسلمان ہو گئے
 ایں خدا ویزانِ نعمت انجین غفلتِ چرست
 مالدار اس قدر غفلت ہے یہ کس واسطے
 اے مسلماناں خدا ایک نظرِ حال میں
 حالِ دین پر اسے مسلمانو کرو شد نظر
 آتشِ افتاد است در خشنِ خیزید آباں
 دوڑو لے درو لگی ہے اگر رختِ دین میں آج
 ہر تو مال از بہر دین در خونِ دل میں پند
 خون میں دل جلتا ہے ہر دم دین کی خاطر مرا
 آنچہ بر پاسے رو داند غم کہ داند بجز خدا
 جو ہمیں پہنچا ہے غم واقف ہے اس کا کبریا
 ہر کسے غمخوار مئی اہل و اقارب سے کند
 کر رہے رشتہ داروں کی ہر اک غمخواریاں
 خونِ دین بنیم رواں چوں کشتگانِ کر بلا
 دین کا خون کشتگانِ کر بلا سا ہے رواں
 حیرتِ آید جو بنیم بذلِ نشانِ درکارِ نفس
 ہے آنچہ بچ کر دین نفس کی خاطر ہزار
 اے کہ داری مقدر ہم عزمِ باہر آویں
 مقدر والہ اگر ہے عزمِ تائیداتِ دین

ہیں کہ چوں در خاک فی غلطہ ز چو زنا کساں
خاک میں بچائے وہ دین ناکوں کے ظلم سے
اندریں وقت مصیبت چارہاں بیکساں
کیا کریں ہم بیکس اس وقت مصیبت میں علاج
لے خدا ہرگز نکلن شاد اُل دل تار یکا
اس دل تار یک کو روشن نہ کریو اسے خدا
لے برادر پنج روز ایام عشرت مایود
لے برادر پنج روزہ زندی ہے بھوں مت

آنکہ مثل او بزرگنبد دوار نیست
مثل جس دین کا نہ زیر گنبد دوار ہے
جز دُعائے بامداد و گریہ اسی نیست
پر دُعائے بامداد اور گریہ اس کا ہے
آنکہ اور فکر دین احمد مختار نیست
جو نہ رکھنا فکر دین احمد مختار ہے
دائما عیش و بہار و گلشن گلزار نیست
عیش دنیا یہ نہ دائم گلشن و گلزار ہے

انجام مکذبین

بہت سے لوگ حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے میں المرام کا دعو
کر کے یا نبوت کے مدعی ہو کر یا آپ سے میاں کر کے یا آپ کے نشانات طلب کرتے ہوئے اپنے
ہی حق میں بددعا کر کے آپ کی سخت مخالفت اور امانت کی کوشش کرنے کے سبب ہلاک ہو گئے
جن میں سے بعض کے نام درج کئے جاتے ہیں

- | | | |
|--------------------------------|----------------------------------|---------------------------|
| ۱- غلام دستگیر قصوری | ۱۱- شاہ دین لدھیانوی | ۱- مولوی عبد المجید دہلوی |
| ۲- چراغ الدین جمونی | ۱۲- مولوی عبدالعزیز | ۲- سعد اللہ لودیانوی |
| ۳- اسماعیل علی گڑھی | ۱۳- مولوی محمد | ۳- فضل داد چنگوی |
| ۴- امین ڈوٹی | ۱۴- مولوی عبداللہ لودیانوی | ۴- قادیان کا سوم راج |
| ۵- فقیر مرزا وہ المیانی | ۱۵- محمد حسن بھینی | ۵- بھیر چند |
| ۶- نور احمد سکھ پٹری چٹھہ | ۱۶- مولوی نذیر حسین دہلوی | ۶- بھگت رام آریہ |
| ۷- مولوی زین العابدین نشی قاسم | ۱۷- رسل بابا امرتسری | ۷- ابوالحسن بچکر ایس والا |
| ۸- حافظ سلطان سیالکوٹی | ۱۸- مولوی عبدالرحمن لکھو کے والہ | ۸- فیض اللہ خان جٹ بیلہ |
| ۹- مرزا اسکندر بیگ سیالکوٹی | ۱۹- مولوی نور احمد ملتانی | ۹- عبداللہ آفتم |
| ۱۰- مولوی رشید احمد گنگوہی | ۲۰- مولوی نور محمد ملتانی | ۱۰- بابو الہی بخش |

سوال و جواب

قول آنحضرت: خدا نے کہا اور مومن کو اس دنیا میں یکساں حصہ بخشا ہے۔
اقول: چونکہ خدا نے ہر ایک کو اپنی طرف بلا یا ہے اس لئے سب کو ایسی قوتیں بخشی ہیں کہ اگر وہ ان قوتوں کو ٹھیک طور پر استعمال کریں تو منزل مقصود تک پہنچ جائیں مگر تجربہ سے ثابت ہے کہ بجز اسکے کوئی اسلام پر قدم مارے ہر ایک شخص ان قوتوں کو بے اعتدالی سے استعمال میں لاتا ہے اور منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔
قول آنحضرت: اگرچہ ریل پر چلنے والے بہت آرام پاتے ہیں لیکن اگر کوئی پیادہ یا سفر اختیار کرے تو ریل والے آگاہ نہیں کہ **اقول:** یہ قول دینی معانی پر چسپاں نہیں ہے اور فیاس مع الفارق ہے خدا نے ملنے کی ایک خاص راہ ہے یعنی معراج اور نشانوں سے یقین حاصل ہونا۔ اسی پر تزکیہ نفس اور سچا ایمان موقوف ہے جو خدا پر یقین نہیں وہ کیونکر اس نکتہ پہنچ سکے اور کیونکر سچا ایمان حاصل ہو۔ پس اس جگہ دنیا کی راہوں کی طرح دوسرا کوئی راہ نہیں ہے صرف ایک ہی راہ ہے کہ خدا پر یقین حاصل ہو اسی پر تزکیہ نفس موقوف ہے اور یقین کے اسباب بجز اسلام کے کسی مذہب میں نہیں۔
قول آنحضرت: خدا بے انت ہے سو ہم بے انت کو اسی وقت محسوس کر سکتے ہیں جب پابندی شریعہ سے باہر ہو جائیں۔
اقول: شریعہ عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں راہ۔ یعنی خدا کے پاس کی راہ پس آپ کے کلام کا خلاصہ یہ ہوا کہ جب ہم خدا کے پاس کی راہ چھوڑ دیں تب ہمیں خدا ملے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ یہ کیسا مقولہ ہے۔

قول آنحضرت: ذات پانت نہ پوچھے کو۔ ہر کو بھیجے سو ہر کا ہو۔
اقول: میری بات ہے اس سے اسلام بحث نہیں کرتا کہ کس قوم اور کس ذات کا آدمی ہے جو شخص زیادہ راست طلب کرے گا۔ خواہ وہ کسی قوم کا ہو خدا اسے ملے گا۔ یہ نہیں سمجھتے کہ خواہ کسی مذہب کا پابند ہو خدا کو مل سکتا ہے۔ کیونکہ جنتک پاک مذہب اختیار نہیں کریگا تب تک خدا کو ہرگز نہیں پائیگا۔ مذہب اور چیز ہے اور قوم اور چیز۔
قول آنحضرت: یہی وجہ ہے کہ پیروان وید نے کسی شخص کی پیروی نجات کے لئے حضور نہیں رکھی۔
اقول: جس شخص کے نزدیک وید کے مٹوانے کی پیروی نجات کے لئے حضور نہیں وہ وید کا مذہب ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ اگر مثلاً ایک شخص وید کے اصولوں اور تعلیموں کو نہیں مانتا نہ نیوک کو مانتا ہے نہ اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ اولاد کی خواہش کیلئے اپنی زندگی میں اپنی جود کو دوسرے ہم بستر کراوے۔ اور یا وہ اس بات کو نہیں مانتا کہ پریشور نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا۔ اور تمام روضیں اپنے اپنے وجود کی آپ ہی خدا ہیں اور یا وہ اگنی ویاوسوچ وغیرہ کی پرستش کو نہیں مانتا۔ غرض وہ ہر طرح وید کو ردی کی طرح خیال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جس پریشور کو وید نے پیش کیا ہے اسکو پریشور ہی نہیں مانتا۔ تو کیا ایسے آدمی کے لئے نجات ہے یا نہیں۔ اگر تجا ہے

تو آپؐ سے ایسی شرفی پیش کریں جو ان کو نہ قتل ہو۔ اور اگر نجات نہیں تو پھر آپؐ کا یہ قول صحیح ہوا کیونکہ ہم لوگ بھی تو صرف اس قدر کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن شریف کی تعلیم کو نہیں مانتا اسکو ہرگز نجات نہیں اور اس جہان میں وہ اندھے کی طرح بسر کریگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی قرآن نے جو دین اسلام پیش کیا ہے جو شخص قرآنی تعلیم کو قبول نہیں کریگا وہ مقبول خدا ہرگز نہ ہوگا اور مرتبے بعد از انکاروں میں ہوگا کہنا کہ کسی شخص کی پیروی وید کی رو سے درست نہیں یہ غلط ہے جب اس کی کتاب کی پیروی کی تو خود اسی پیروی ہوگی۔ اگر ہندو صاحبان وید کی پیروی نہیں کرتے تو پھر وید کو پیش کیوں کرتے ہیں ؟

قول الآخر نمبر۔ ہر ملت اور ہر مذہب میں صاحب کمال گذرے ہیں ؟
اقول۔ زمانہ موجودہ میں بطور ثبوت کے کسی صاحب کمال کو پیش کرنا چاہیئے۔ کیا آپ کے نزدیک پینڈت بیکھرام صاحب کمال تھا یا نہیں جسکو آج تک آریہ سماجی لوگ روتے ہیں ؟
میں نے اس محب کی دجوبی کیلئے باوجود کم فرصتی کے یہ چند سطریں لکھی ہیں امید کہ اسپر غور فرمائیں گے ؟
خاکسا غلام احمد از قادیان - ۱۴ جون ۱۹۰۳ء

راز کی باتیں

- (۱) اگر اپنے اختیار میں رہنا چاہو۔ تو اپنا راز چھپا سٹے رکھو ۔
- (۲) نادان۔ نفع کے ارادے سے بھی نقصان دے بیٹھتا ہے اسکی دوستی سے بچتے رہو ۔
- (۳) انسان کی عزت اس کا دین ہے اور اس کا حُب اس کا خلق ہے ۔
- (۴) ایمان باللہ کے بعد سب اچھی چیز نیک خلق اور محبت کو نبوالی صاحب اولاد بوی ہے۔ کفر کے بعد سب بُری چیز بد خلق اور زبان دراز عورت ہے ۔
- (۵) روزانہ اپنے نفسوں سے حساب لیا کرو۔ پیشتر اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے ۔
- (۶) آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑو۔ قوت عمل اسی کا نام ہے ۔
- (۷) علم کا حاصل کرنا فرض ہے علم ایک چادر ہے جو خدا تعالیٰ طالب علم کو اڑاتا ہے ۔
- (۸) اللہ تعالیٰ سے جو ڈرتا ہے وہ عذاب الہی میں گرفتار نہیں ہوتا ۔
- (۹) اپنے بھائی مسلمان کی بات کو جب تک تمہیں اچھا پہلو نظر آئے۔ شرارت نہ سمجھو ۔
- (۱۰) امام کی شناخت اور علم سے کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور امام کی جمالت سے زیادہ کوئی بُری شے نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا اپنی نظموں کے متعلق اصل

میں کسی نظم کو شاعری کے شوق میں نہیں کہتا ہوں۔ بلکہ جب تک ایک خاص جوش پیدا نہ ہو۔ نظم کہنا مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے درد دل سے نکلا ہوا کلام سمجھنا چاہیئے۔ بعض نظم نامکمل صورت میں پیش کرنے سے میرا یہ مقصد ہے تا لوگ دیکھیں کہ شاعری کو بطور پیشہ نہیں اختیار کیا گیا بلکہ جب کبھی قلب پر خاص کیفیت ظاہر ہوتی ہے تو اس کا اظہار کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کو مکمل بھی کیا جائے۔

چونکہ میں تکلف سے شعر نہیں کہتا۔ ٹوٹے ہوئے دلی صدا ہے۔ پڑھو اور غور کرو۔ خدا کرے یہ درد بھرے کلمات کسی سعید روح کے لئے مفید و بابرکت ثابت ہوں۔ مرزا محمد احمد

قبر کی دوسری طرف سے ایک آواز

سندھ ذیل نظم میں پہلا شعر حضرت امۃ المحی جل جلالہ ثوابہ کا منتخب کردہ ہے باقی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہیں

فرماتے ہیں کہ میری بلا جانے کیا ہوئے
جل جل کے مرے تھے جو دیوانے کیا ہوئے
تھے بے مئے کے مست جو مستانے کیا ہوئے
وہ واقفانِ راز وہ فرزانے کیا ہوئے
ساتی کہہ کر چل دیئے میخانے کیا ہوئے
عشق و وفا و مہر کے افسانے کیا ہوئے
نقشِ قدومِ یارِ خدا جانے کیا ہوئے

یو چھو جو ان سے زلف کے دیوانے کیا ہوئے
لے شمع رو بتا لے تر سے پیر و انہ کیا ہوئے
خمانہ دیکھتے تھے جو آنکھوں میں یار کی
جنہرہ اک حقیقت مخفی تھی منکشف
سب لوگ کیا سبب ہے کہ بے کیف ہو گئے
ابوابِ بغض و عذر و شقاوت ہیں کھل گئے
امید و وصلِ حشر و غم سے بدل گئی

جدید فرست کتب

خاکار محمد یامین مہتمم احمدیہ کتب خانہ قادیان سے کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں

خوش رہنے کا نسخہ

حضرت حکیم الامتہ - اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بچنے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتاؤ جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے۔ اس وقت انکے پاس بعض اُمراء بھی بیٹھے تھے۔ اور بذات خود وہ آپ بھی امیر تھے اور ان کی عادت ہمیشہ محقق کلام کرنے کی تھی۔ فرماتے لگے:-

خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے کہ انسان نہ خدا اپنے اور نہ رسول بنے۔ میں نے عرض کی۔ اس کلام کا مطلب تو میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا۔ تم لوگ خدا کیسے کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہتے لگے۔ پس خدا بننے کے بھی معنی ہیں کہ انسان کہتا ہے مجھے میرا چاہا کیوں نہ ہو اس پر خدا کا ہے۔ پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ ہے کہ جب اس کو اسکے ارادہ میں ناکامی نظر آئے تو اپنے نفس کو ملامت کرے۔ اور سمجھائے کہ تو خدا تو نہیں ہے کہ تیرا چاہا ہو جاتا اس خیال سے رنج اور جھلن دور ہو جاوے گی۔

دوسری بات رسول نہ بنے۔ رسول خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں خلقت کو خدا کا حکم منوانے آتے ہیں جو نہیں مانتے انکے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ اس لئے انکی نافرمانی سے لوگوں پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول نہیں ہے کہ تیری بات۔ آیت یا حدیث ہو۔ اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہیں کوئی نہیں مانتا تو نہ مانے۔

حضرت حکیم الامتہ (خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ میں اس پر ہمیشہ عملدرآمد کرتا ہوں۔ اور اسی لئے میں خوش رہتا ہوں۔

نواں سال

الحمد للہ تم احمد اللہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جنتری ہذا کا نواں سال ہے جو وقت اس کا اجراء ہوا تھا۔ گمان بھی نہ تھا کہ اس کو یہ شہرت ہوگی۔ محض اللہ جل شانہ کی عنایت اور مہربانی ہے۔ اسی کی جناب سے توفیق ملتی ہے کہ ہر سال اس میں نئے نئے اور مفید کارآمد اور دلچسپ تبلیغی مضامین اپنے امیر و احباب اور بیوی بچوں کی طرح کے جلتے ہیں جو انکی دلچسپی اور نجات کا موجب ہوتے ہیں چنانچہ رب العزت کی درگاہ مبارک میں ملتی ہوئے ہوں کہ آئندہ بھی وہ اپنی جناب سے توفیق بخشے کہ اسی طرح یہ جنتری نکلتی ہے۔ و ما توفیقی الا باللہ۔ خاکسار محمد یابین۔

مقدم وراثت

ترجمہ مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل مدرسہ اعظمیہ

پہلیز تکفین ادائیگی قرضہ وصیت کا بعد باقی مال وراثت کو
ادائیگی قرضہ

تفصیل وراثت بمع ان کے حصص ذیل میں درج ہیں :-

- (۱) باپ - میت کی اگر اولاد نہ ہو تو $\frac{1}{2}$ (۲) اگر نہ ہو تو باقی مال کا باپ مالک ہے +
- (۲) - ماں " " $\frac{1}{2}$ (۳) اگر وہ بہن بھائی میت کے ہوں تو بھی $\frac{1}{2}$ (۴) اگر اولاد یا بہن بھائی نہ ہو تو $\frac{1}{2}$
- (۳) - دادا - اگر باپ نہ ہو تو دادا اس کے قائم مقام ہوگا +
- (۴) - خاوند - اولاد نہ ہو تو $\frac{1}{2}$ اور اگر نہ ہو تو $\frac{1}{4}$ کل مال کا خاوند مالک ہے +
- (۵) - اولاد ام - یعنی ماں کی طرف سے بہن بھائی - ایک کے لئے $\frac{1}{2}$ (۶) دو کے لئے $\frac{1}{3}$ خواہ بہن خواہ بھائی -
- (۳) میت کی اولاد و باپ کے ساتھ انکو کچھ نہ ملے گا +
- (۶) حقیقی بہن بھائی - ایک بہن کو $\frac{1}{2}$ دیا دو سے زیادہ $\frac{1}{3}$ (۳) اگر ان کا بھائی ساتھ نہ ہو تو باقی مال
- بَلَدًا كَرِمْ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ کے ماتحت دو - اسی طرح اگر میت کی لڑکیاں یا پوتیاں ہوں تو باقی مال
- (۴) میت کے لڑکے یا باپ کے ساتھ کچھ نہیں ملتا +
- (۷) - باپ کی طرف سے بہن بھائی - ان کے حالات حقیقی بہن بھائی کی طرح ہیں - یا اگر ایک بہن حقیقی ہو -
- تو ان کے ساتھ انکو $\frac{1}{2}$ ملے گا - باقی حالات اسی طرح +
- (۸) - صلیبی بیٹی - ایک ہو تو $\frac{1}{2}$ (۲) دیا دو سے زیادہ $\frac{1}{3}$ (۳) اگر میت کا ان کے ساتھ لڑکا ہو تو باقی مال
- دیا جائے اور اس طرح تقسیم وہ کیا جاوے - کہ لڑکے کو لڑکی سے دو گنا ملے +
- (۹) - پوتی - یہ بھی لڑکیوں کی طرح ہیں - ماں اگر ایک لڑکی ہو تو انکو $\frac{1}{2}$ ملے گا - اگر پوتی و پوتہ دونوں ہوں تو
- پھر باقی مال - بَلَدًا كَرِمْ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ کے ماتحت دو +
- (۱۰) - داوی و نانی - ان کو $\frac{1}{4}$ حصہ ملے گا خواہ ایک ہو یا زیادہ +
- (۱۱) - بیوی - اولاد نہ ہو تو $\frac{1}{2}$ (۲) اگر نہ ہو تو $\frac{1}{4}$ ملے گا +

نوٹ : اگر وراثت کو حصہ دیکر کچھ باقی بچ جاوے - تو وہ بقیہ دوبارہ ان کو دے دیا جاوے
اسی نسبت سے جس نسبت سے پہلے ملا +

فہرست احمدی مولوی فضل صاحبان

مرتبہ عزیز نھور احسن صاحب

(۱) حضرت میر محمد اسحاق صاحب مولوی فضل	(۱۴) مولوی غلام احمد صاحب مولوی فضل	(۲۷) مولوی محمد یار صاحب مولوی فضل
(۲) مولوی محمد اسماعیل صاحب	(۱۵) حکیم محمد نذیر صاحب	(۲۸) مولوی تاج الدین صاحب
(۳) شیخ عبدالرحمن صاحب	(۱۶) مولوی صدر الدین صاحب	(۲۹) مولوی عمر بخش صاحب
(۴) مولوی غلام نبی صاحب	(۱۷) مولوی شہزادہ صاحب	(۳۰) مولوی احمد حسین صاحب
(۵) مولوی ارجمند خان صاحب	(۱۸) مولوی افتخار صاحب	(۳۱) مولوی جمید خان صاحب
(۶) مولوی محمد جی صاحب	(۱۹) مولوی قمر الدین صاحب	(۳۲) مولوی عبدالغنی صاحب
(۷) مولوی رحمت علی صاحب	(۲۰) مولوی عبدالقدیر صاحب	(۳۳) مولوی علی محمد صاحب
(۸) مولوی عبدالرحمن صاحب	(۲۱) مولوی عبدالقدیر صاحب	(۳۴) مولوی فضل الدین صاحب
(۹) مولوی بشیر احمد صاحب	(۲۲) حافظ محمد حسن صاحب	(۳۵) حافظ محمد اسحاق صاحب
(۱۰) مولوی محمد حسن صاحب	(۲۳) مولوی عبدالقدیر صاحب	(۳۶) مولوی عبدالکريم صاحب
(۱۱) مولوی عبدالسلام صاحب	(۲۴) مولوی محمد ہاشم صاحب	(۳۷) مولوی عبدالغفور صاحب
(۱۲) مولوی جلال الدین صاحب	(۲۵) مولوی عبداللہ صاحب	(۳۸) مولوی زین العابدین صاحب
(۱۳) مولوی ظور حسین صاحب	(۲۶) مولوی ناصر الدین صاحب	(۳۹) مولوی عبدالقادر صاحب

اوقات پڑھنے کا طریقہ

قاریان سے چاہا گیا کہ میرے فاضلہ پر میرے آئے جانے کیلئے
پہلے سے چار دفعہ گڑھی جانی ہے اور چار دفعہ آتی ہے۔
پہلے سے گڑھی کے جانے والے اوقات یہ ہیں۔
صبح ۴ بجے - ۱۱ بجے - ۳ بجے - ۶ بجے - ۸ بجے - ۱۰ بجے

لاہور اور امرتسر وغیرہ گڑھی کے چار دفعہ پہلے اوقات یہ ہیں۔
صبح ۹ بجے - ۱۲ بجے - ۶ بجے - ۳ بجے - ۱۱ بجے - ۱ بجے - ۲ بجے

رات کو بیٹا لڑکے وغیرہ کے لئے ڈاکٹر عبدالغفور صاحب
صاحب نے جہان خان کو نہ کھولا ہوا ہے۔ رات بسر کرنے کے
لئے کہہ رہا ہے کہ اگر کسی کو نہ کھولا ہوا ہے۔ صبح کو نہ کھولا ہوا ہے۔
آپ کے لئے محترمہ موٹر طیارے ملتے ہیں۔
در ایہ محترمہ ۱۰-۱۲ موٹر طیارے (ایک دو تین) فی سواری ہوتی ہے۔

عقاید آریہ سماج

۱۰ (مردود حضرت میر محمد اسحق صاحب)

۱۔ عقیدہ اربع اور مادہ تینوں قدیم اور انہی میں۔
۲۔ روحوں کے افراد اور مادہ کے ذرات سنگھ ہوتے تھے
سے بھی زیادہ میں اور انکی تعداد معین و محدود
ہے جو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

۳۔ دنیا مادہ کے ذرات سے بنی ہے جس کی ترکیبیں
اور ایسے ذرات کو وہ پرماؤں کہتے ہیں۔

۴۔ خدا تعالیٰ مادہ کے ذرات کو جوڑ کر دنیا بناتا ہے جو
چار ارب بیس کروڑ برس تک قائم رہتا ہے پھر پرے
یعنی تباہ ہو جاتی ہے اس میں سب چیزیں ٹوٹ پھوٹ کر
سب پرمانوں میں جاتے ہیں اور وہیں پہنچ کر دوبارہ
نیاں بن جاتی ہیں یعنی پھر بھی چار ارب بیس کروڑ برس
تک رہتی ہے پھر دنیا بستی ہے پھر بگڑاتی ہے پسلسہ
اول سے چلا آیا ہے اور اب تک رہے گا۔

۵۔ ایک دنیا میں لوگوں کے بھلے اعمال کیے ان کے
اعمال کے مطابق انکی دنیا میں لوگوں کو دکھ سکھ ہوتے ہیں۔

۶۔ ہر پرے کے بعد دوبارہ دنیا بستی ہے تو پہلے سورج چاند
زمین و فضا وغیرہ جیسے جیسے ہیں پھر ٹھٹھت میں
ہزاروں لاکھوں آدمی جو ان جوان بغیر ماں باپ کے جنم
سے نکلتے ہیں۔

۷۔ ہر دنیا کے ابتدا میں چار آدمیوں کے دل میں ایشور برگہ
بج رہا تھا اور وہ دنیا کے لیے ایک ایک پرماؤں کے لیے
۸۔ وہ بدستور کہ زبان کی نالی جو تین قسم کی نالیں ہیں
۹۔ کوئی گناہ بغیر سزا کے معاف نہیں ہو سکتا۔

۱۰۔ سزا کے لئے ہی دنیا ہے بعض گناہوں کے عوض
وہشتہ ترکاریاں وغیرہ کا جنم دیا جاتا ہے بعض گناہوں
کی زیادہ سزا ہے کہ خدا تعالیٰ سزا دیا جاتا ہے کہ گناہوں
کی صورت میں مرد اور عورت کا جسم دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ ایسے آدمی اگر اس دنیا میں سب ترکاریاں وغیرہ
۱۲۔ جو دنیا کے لئے بنائے گئے ہیں ان میں سے کسی ایک کی بھی
جو کام کوئی نہ دیکھتی۔

۱۳۔ شروع دنیا میں چلوید چار شیوں کے دل میں
الہام کیے میں پھر چار ارب بیس کروڑ برس یعنی پرے
تک کسی کو الہام نہیں ہوتا۔

۱۴۔ کوئی چیز بغیر تین علتوں یعنی علت فاعلی علت مفعولی
و علت آلی کے نہ بن سکتی ہے نہ بگڑ سکتی ہے۔

۱۵۔ خدا کی کوئی خاص جگہ نہیں اور نہ وہ لامکان ہے وہ
ہر جگہ ہے اور ہر روح میں اور مادہ کے ہر ذرہ میں ہے وہ روح
سے زیادہ لطیف ہے۔

۱۶۔ جہل روح اور مادہ اور خدا ہمیشہ سے ہے اسی طرح
زمانہ اور اکاش نہ ہو خدا ہمیشہ سے ہے۔

۱۷۔ اگر اکاش نہ ہو تو خدا روح مادہ نہ رہ سکیں۔

۱۸۔ مادہ بے شعور ہے روح میں شعور ہوتا ہے مگر روح و علم
مگر ایشور غیر محدود و علم اور حساب وغیرہ میں کامل ہے۔

۱۹۔ خدا تبارک و تعالیٰ تو ہے لیکن یعنی نہیں کہ جو چاہے کرے۔

۲۰۔ خدا بغیر انکھوں کے دیکھتا بغیر کان کے سنتا بغیر ہاتھوں
کے پکڑتا اور بغیر جواس باطنی کے سب کچھ سمجھتا ہے خدا کو چیزوں
بنانے کے لئے آلات کو ضرورت نہیں ہے

۲۱۔ جو نہیں ہے وہ خدا پیدا نہیں کر سکتا اور جو ہے اسکو خدا فانی نہیں

۲۲۔ جن چار شیوں کو دیکھ کر الہام ہونے کے شروع میں ہوتا
ہے ان کے نام آگنی و اوبہ و اگرو اور آدھتہ ہیں۔

۲۳۔ خدا تعالیٰ فاعل بالارادہ نہیں بلکہ فاعل بالحق ہے۔

۲۴۔ تو اس قدر قدرت کے خلاف نہ کہچہ ہو سکتا ہے نہ
خود خدا اپنا قانون بدل سکتا ہے۔

۲۵۔ ہمتی میں نیک روح اکتیس نیل ایک ارب
چالیس کروڑ برس تک رہتی ہے پھر لازماً باہر نکال کر

دنیا میں ابتدا سرسٹی کے وقت جوان آدمیوں کی
کی صورت میں پیدا کی جاتی ہے ،